عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۱ | ۲۹ جمادی الاول تا ۵ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ:۱۱

سیرت طیبہ کی ایک جھلک

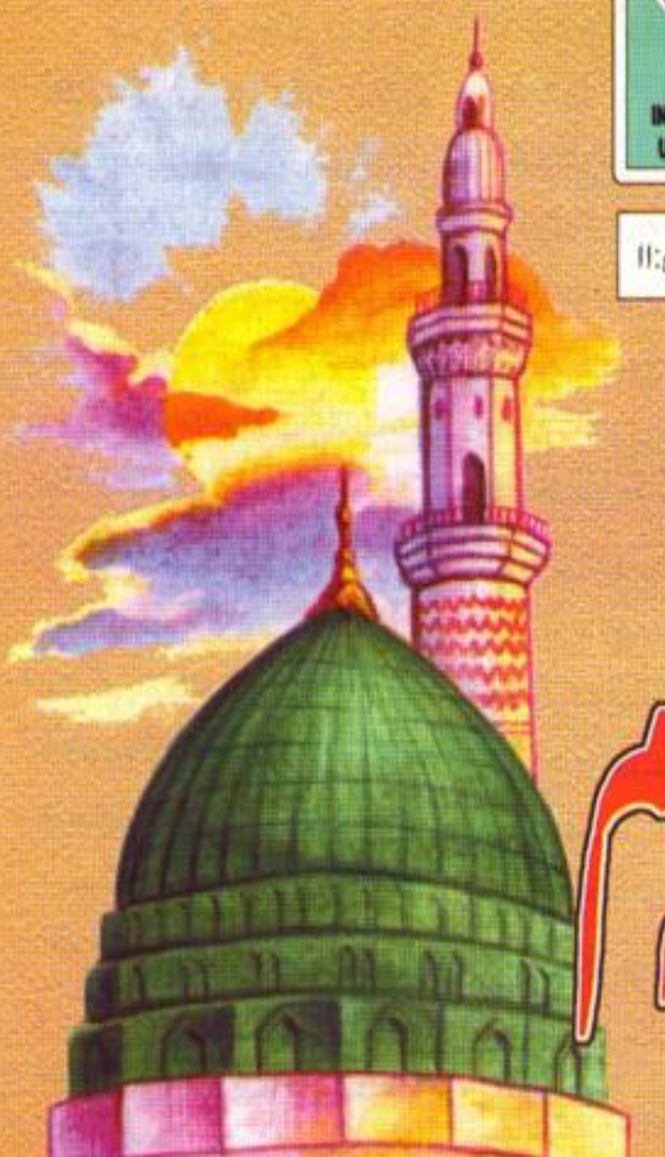

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام اور احترامِ انسانیت

مرزا قادیانی اور توہین قرآن

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

مرزائیوں سے تعلقات رکھنے والا مسلمان:

س:..... ایک شخص مرزائیوں (جو بالاجماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے یعنی مرزائی ہے' مگر جب خود اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمۃ اور فرضیت جہاد وغیرہ تمام اسلامی عقائد کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو کافر' کذاب' دجال اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں تو کیا وجوہ بالا کی بنا پر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ اگر از روئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اس پر فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے عقائد مذکورہ معلوم ہونے پر بھی تکفیر کرتا ہو اور کفار والا ان کے ساتھ سلوک کرتا ہو اور اس کی نشر و اشاعت کرتا ہو؟

ج:..... ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں' سلام و کلام ختم کریں' اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آئے۔ اگر باز آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

قادیانیوں کی دعوت اور اسلامی غیرت:

س:..... ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے اور اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے' اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد' دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں اس لئے ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں۔ آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کردیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہوسکے۔

ج:..... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ: "میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔" جو شخص آپ کو کتا' خنزیر' حرامزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی' اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:..... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے' قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا' خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

سرپرستِ اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر: مولانا اللہ وسایا

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

جلد:۲۱ | ۲۹ جمادی الاول تا۵ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ:۱۱

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ) 6
سیرت طیبہ کی ایک جھلک (مولانا سعد حسن یوسفی) 11
اسلام اور احترام انسانیت (مولانا سلمان منصور پوری) 15
مرزا قادیانی اور توہین قرآن (مولانا منظور احمد الحسینی) 21
اخبار ختم نبوت 23

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک؍ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۲۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلسطین میں قادیانی کردار کی ایک جھلک

قادیانی‘ اسلام کے اور اسرائیل اور بھارت‘ پاکستان کے ازلی دشمنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ قادیانی گروہ مسلمانوں کے خلاف کس طرح سرگرم عمل ہے؟ اس کے لئے ایک چشم کشا رپورٹ ملاحظہ فرمایئے:

”بھارتی جاسوس اسرائیل بھیج دیئے گئے‘ فلسطینیوں کے خلاف کارروائی کریں گے

خفیہ آپریشن ۱۵/ جولائی ۲۰۰۲ء کو مکمل ہوا‘ قادیانی افسر خاص طور پر بھیجے گئے ہیں

کراچی (رپورٹ: جاوید رشید) بھارت نے اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کو تحریک انتفاضہ کے پیش نظر فلسطینی مجاہدین حماس اور حزب اللہ کی جاسوسی کے لئے اپنے خفیہ اداروں کی افرادی قوت کی پہلی کھیپ دہلی اور ممبئی سے تل ابیب بھیج دی ہے۔ بھارت کا یہ خفیہ آپریشن تین مرتبہ ۹ فلائٹوں کے ذریعے ۱۱/ جولائی سے شروع ہو کر ۱۵/ جولائی ۲۰۰۲ء کو مکمل ہو گیا‘ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس آپریشن سے چھ ماہ پہلے اسرائیل کے محکمہ‘ دفاع اور سراغ رساں ادارے موساد کے ڈی ڈی ٹائپ افسران نے انڈین ایم آئی‘ را اور آئی بی کے افراد کے بارے میں بھارت جا کر تفصیلات بھی حاصل کی تھیں‘ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کھیپ میں گورداسپور اور اٹاری کے قادیانی افسران کو خاص طور پر بھیجا گیا ہے جن کے لئے اسرائیل نے بھارت کے خفیہ اداروں سے ڈیمانڈ بھی کی تھی جبکہ بھیجے گئے بقیہ افراد کا تعلق مدارس‘ کولکتہ‘ امرتسر‘ انبالہ اور میرٹھ سے ہے‘ اسرائیل کے ساتھ ساتھ بھارت کا یہ خفیہ معاہدہ ایک سے دو سال تک کا ہے‘ جس کے دوران بھارت کی مختلف خفیہ سروسوں کے یہ افراد اسرائیل میں مقامی طور سے جاسوسی نیٹ ورک میں موساد کے ساتھ تعاون کریں گے اور آئندہ چند برسوں میں یہ سسٹم بھارت کے قادیانیوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔“ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۸/ جولائی ۲۰۰۲ء)

اس رپورٹ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ قادیانی گروہ مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا یہود و ہنود کا نہ صرف ساتھ دے رہا ہے بلکہ فلسطینی مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے ان کے قتل عام میں بھی اب برابر کا شریک ہے۔ قادیانیوں نے اپنے مقصد یعنی اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اب تک کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ کوئی ہتھکنڈہ ایسا نہیں تھا جو قادیانیوں نے اس مقصد کے لئے استعمال نہ کیا ہو۔ بس ایک یہ حربہ رہ گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے وحشیانہ قتل عام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ عملی طور پر شریک ہو جائیں‘ سو انہوں نے اس حربہ کو بھی آزمانے کا فیصلہ کیا اور اب قادیانیوں کی پوری ٹیم اس مقصد کے لئے اسرائیل پہنچ چکی ہے۔ قادیانیوں کا قارورہ یہودیوں سے ملتا ہے۔ دونوں اسلام کے بدترین دشمن ہیں‘ دونوں کے عقائد میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے‘ دونوں مسلمانوں کے قتل عام پر بھی متحد و متفق ہیں‘ دونوں اپنے لئے ایک الگ ریاست کے لئے سرگرم رہے (یہودی اس میں کامیاب ہو گئے لیکن قادیانی اس سے محروم رہے)‘ دونوں مغربی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں‘ دونوں کو مغربی امداد ملتی ہے‘ دونوں کو مغرب کی پشت پناہی حاصل ہے‘ یہ حیرت انگیز مماثلت یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ ایک ماں کی توام اولاد ہیں۔ اب بھی مسلمان اگر قادیانیوں کے دجل و فریب کا شکار رہے اور انہیں یہود و ہنود سے کم تر درجے کا دشمن خیال کرتے رہے تو ان کا خدا ہی حافظ ہے۔ قادیانیوں کی حیثیت میر جعفر اور میر صادق سے کسی طور کم نہیں۔ میر جعفر اور میر صادق نے تو صرف سقوط بنگال اور سقوط میسور میں حصہ لیا تھا لیکن قادیانی سقوط اسلام کی تحریک کے مرکزی کردار ہیں۔ خدارا! ان سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی ان کے دجل و فریب کا شکار ہونے سے بچایئے۔ اخبار‘ انٹرنیٹ‘ ریڈیو اور دیگر جائز ذرائع ابلاغ کے ذریعہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان کے سدباب اور ان کے عقائد سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی مہم چلایئے۔ یاد رکھئے! یہ اسلام کے بقا کی جنگ ہے اور اس جنگ میں آپ کی حیثیت دین کے سپاہی کی ہے‘ اور اسلام کا سپاہی اللہ کی مدد و نصرت سے کبھی ناکام نہیں رہتا۔ اٹھئے! اس جنگ میں اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ حصہ لیجئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کی مقدس جدوجہد میں شریک ہو کر قیامت کے دن خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار بنئے۔

توہین رسالت کے قانون کے خلاف نرالی اقلیتی منطق

گزشتہ دنوں آل پاکستان مینارٹیز الائنس کے چیئرمین اور کرسچن لبریشن فرنٹ کے رہنما شہباز بھٹی کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا‘ جس میں انہوں نے توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے بعض ایسے الفاظ کہے جن کی کسی طور کسی ذی ہوش انسان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ موصوف کے بیان کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

''اقلیتیں قومی اسمبلی کے ۶۰ حلقوں میں فیصلہ کن کردار ادا کریں گی' چیئرمین مینارٹیز الائنس

توہین رسالت قانون کا غلط استعمال روکا جائے' مقدمے خصوصی عدالتوں میں چلائے جائیں' الزامات ثابت نہ کر سکنے والے کو بھی سزائے موت دی جائے

الائنس کے منشور کا اعلان ۱۱/ اگست کو لاہور میں کنونشن میں کریں گے' پیپلز پارٹی' اے این پی' ایم کیو ایم سے رابطے ہو چکے ہیں' شہباز بھٹی کا ''خبریں'' کو انٹرویو

اسلام آباد (جنرل رپورٹر) چیئرمین آل پاکستان مینارٹیز الائنس شہباز بھٹی نے کہا کہ توہین رسالت قانون کا خاتمہ ممکن نہیں تو اس کا غلط استعمال روکا جائے اور الزام ثابت نہ کر سکنے والے کو بھی سزائے موت دی جائے۔ اس کے علاوہ توہین رسالت کے مقدمات دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں چلائے جائیں...... قانون توہین رسالت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۵ء تک یہ قانون موجود نہیں تھا تو اس الزام میں نہ کوئی قتل ہوا نہ کوئی سزا ہوئی۔ جب سے یہ قانون بنا ہے لوگوں نے اس کا غلط استعمال کیا ہے۔ یہ قانون مسیحی مسلم اتحاد کے درمیان رکاوٹ ہے۔ توہین رسالت قانون میں تمام پیغمبروں کی توہین پر سزائے موت نہیں ہے اگر اس قانون کا خاتمہ ممکن نہیں تو کم از کم اس کا غلط استعمال روکا جائے۔ اس کے اندراج کے لئے مسلمان اور اقلیتی دانشمند رہنماؤں پر مشتمل علاقائی کمیٹیاں بنائی جائیں جو پہلے معاملے کا جائزہ لیں' اگر کوئی گناہگار ٹھہرے تو اس کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی جائے۔ توہین رسالت کے الزام میں کئی قیدی جیلوں میں ہیں' ان کے مقدمات کا جائزہ لینے کے لئے سپریم کورٹ کے جسٹس کی سربراہی میں جوڈیشل کمیشن بنایا جائے۔ (روزنامہ خبریں ۲۵/ جولائی ۲۰۰۲ء)

شہباز بھٹی کا یہ کہنا کہ توہین رسالت کے قانون کا خاتمہ ممکن نہیں تو اس کا غلط استعمال ختم کیا جائے' اس کا مطلب بادی النظر میں یہی نظر آتا ہے کہ موصوف چاہتے ہیں کہ آئندہ پاکستان بھر میں توہین رسالت کے جرم میں کوئی مقدمہ درج نہ ہو' نیز وہ خود آگے کہتے ہیں کہ جو لوگ توہین رسالت کا جرم ثابت نہ کر سکیں انہیں بھی سزائے موت دی جائے۔ اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ بادشاہ منصور کے دور میں ایک شاعر نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ کہا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر اس شاعر سے اس کی خواہش پوچھی۔ شاعر نے کہا کہ جب میں شراب پیئوں تو مجھ پر حد جاری نہ کی جائے یعنی اسی کوڑے نہ مارے جائیں۔ بادشاہ منصور نے کہا کہ یہ تو ممکن نہیں کیونکہ یہ شرعی سزا ہے' البتہ اس نے یہ قانون بنا دیا کہ جو کوئی اس شاعر کو شراب کے نشے میں دھت ہونے کی بناء پر پکڑ کر قاضی کی عدالت میں لائے گا تو شاعر کو شراب پینے کے جرم میں اسی کوڑے مارے جائیں گے اور لانے والے کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔ چنانچہ پھر لوگ اس شاعر کو نشہ میں دھت پڑا ہوا دیکھ کر یہ کہہ کر گزر جاتے تھے کہ اسی کوڑے کے بدلے سو کوڑے کون کھائے؟ شہباز بھٹی ماضی میں جو مطالبات پیش کرتے رہے ہیں ان کے مطابق اول تو توہین رسالت کے قانون کو ختم کر دیا جائے' اگر یہ ممکن نہ ہو تو توہین رسالت کے جرم میں کسی کو نہ پکڑا جائے' اور اگر پکڑ لیا جائے تو اس مجرم کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت نہ دی جائے' اور اگر کسی مجرم پر کسی وجہ سے جرم ثابت نہ ہو سکے تو الزام ثابت نہ کر سکنے والے کو سزائے موت دی جائے۔ یہ انتہائی حیران کن بات ہے۔ دنیا بھر میں قتل کے بے شمار مقدمات درج ہوتے ہیں' بہت سے مقدمات میں مجرم پر جرم ثابت ہو جاتا ہے اور بہت مرتبہ ناکافی شہادتوں کی بناء پر یا شک کا فائدہ دے کر مجرم کو بری کر دیا جاتا ہے' اگر شہباز بھٹی کی منطق کو ایک منٹ کے لئے مان لیا جائے تو پھر قتل کے مقدمہ کے ہر مدعی کو جرم ثابت نہ کئے جانے کی صورت میں پھانسی پر لٹکا دیا جانا چاہئے جبکہ اقدام قتل کے مقدمات میں بھی یہی کچھ کیا جانا چاہئے؟ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے! کیا یہ قاتل کو سزا سے بچانے کی ایک معصومانہ کوشش نہیں؟ کیا یہ اسی کوڑے کی سزا کے مجرم کو بچانے کے لئے سو کوڑے کی سزا کے نفاذ کی کوشش نہیں؟ شہباز بھٹی کہتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۵ء تک یہ قانون موجود نہیں تھا تو اس الزام میں نہ کوئی قتل ہوا' نہ کوئی سزا ہوئی۔ اس ''عقلمندی'' پر سوائے اس کے اور کیا تبصرہ کیا جا سکتا ہے کہ جب یہ قانون ہی موجود نہیں تھا تو سزا کا کیا سوال؟ اور جب تک یہ قانون نہیں تھا تو کوئی کس بنیاد پر توہین رسالت کے مجرم کو عدالت میں لاتا۔ نیز آج بھی مسلمان اس جرم کے مرتکب شخص کو خود سزا دینے کے بجائے عدالتوں میں لاتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۵ء بلکہ اب تک اس جرم کے مرتکب افراد کا قتل نہ ہونا مسلمانوں کی امن پسندی اور اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے اور سرکاری قوانین کا احترام کرتے ہیں۔ شہباز بھٹی کہتے ہیں کہ یہ قانون مسیحی مسلم اتحاد کے درمیان رکاوٹ ہے۔ ہم اس موقع پر یہ پوچھنا چاہیں گے کہ مسلمانوں نے کب مسیحیوں سے اتحاد کی درخواست کی ہے؟ اور اس خود ساختہ اتحاد کی وہ کون سی شق ہے جس کی بنیاد پر اتحاد میں رکاوٹ پیدا ہوئی؟ شہباز بھٹی صاحب! مسلمان آپ سے' یہودیوں سے اور قادیانیوں سے کسی قیمت پر اور کسی قسم کے اتحاد کے خواہاں نہیں۔ آپ اگر اسلامی قوانین سے اتنے ہی تنگ ہیں تو اپنے کسی ہم مذہب ملک میں جائیے اور اس پاک سرزمین کو اپنے ناپاک وجود سے پاک کر دیجئے۔ آپ جیسے لوگوں نے پاکستان میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اکسانے اور ٹھیس پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے' آپ نے پاکستان میں لاقانونیت کو فروغ دینے کی غرض سے اسلامی قوانین بالخصوص توہین رسالت کے قانون کو اپنی ہذیان گوئی کا ہدف بنا رکھا ہے۔ آپ کے اندر تو انسانیت کا وجود عنقا ہے' اس لئے آپ سے تو کسی درست فیصلہ اور درست موقف اختیار کرنے کی توقع نہیں لیکن ہم حکومت سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ شہباز بھٹی اور اس قبیل کے دیگر افراد کے خلاف فوری طور پر ایکشن لے اور انہیں اسلام اور ملکی قوانین کے خلاف ہذیان گوئی کے جرم میں قرار واقعی سزا دے تاکہ آئندہ کسی اور شخص کو اس قسم کی جرأت نہ ہو۔

ختم نبوة

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

جب تمدن اپنے حدود سے تجاوز کر جاتا ہے جب وہ اخلاقیات کو یکسر فراموش کر دیتا ہے جب انسان اپنی سفلی خواہشات اور نفس کے حیوانی تقاضوں کی تکمیل کے سوا ہر مقصد اور ہر حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے جب اس کے پہلو میں انسان کے دل کے بجائے بھیڑیے اور چیتے کا دل پیدا ہو جاتا ہے' جب اس کے جسم میں ایک فرضی معدہ لامحدود نفس کو جنم دیتا ہے' جب دنیا پر جنون کا دورہ پڑتا ہے تو قدرت خداوندی اس کو سزا دینے یا اس کے جنون کے نشے کو اتارنے کے لئے نئے نئے نشتر اور نئے نئے جراح پیدا کرتی ہے:

کرتی ہے ملوکیت انداز جنوں پیدا
اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہو یا چنگیز

آپ ملوکیت کے لفظ کو تمدن سے بدل دیجئے کہ تمدن کا بگاڑ اور تمدنی جنون' ملوکیت کے جنون سے زیادہ خطرناک اور زیادہ وسیع ہوتا ہے' ایک کمزور سا مریض اگر پاگل ہو جاتا ہے تو محلہ عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آپ تصور کیجئے کہ جب نوع انسانی پاگل ہو جائے اور جب تمدن کا قوام بگڑ جائے' جب انسانیت کا مزاج خراب ہو جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

جاہلیت میں تمدن صرف بگڑا ہی نہیں تھا' متعفن ہو گیا تھا' اس میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ انسان' نوع انسانی کا شکاری بن گیا تھا۔ اس کو کسی انسان کی جان کنی' کسی زخمی کی تڑپ اور کسی مصیبت زدہ کی کراہ میں وہ مزا آنے لگا تھا جو جام و سبو میں' اور دنیا کے لذیذ سے لذیذ کھانے اور خوشنما سے خوشنما منظر میں نہیں آتا تھا' آپ روما کی تاریخ پڑھیں جس کی فتوحات' نظم و نسق اور قانون سازی اور تہذیب کے دنیا میں ڈنکے بجے' یورپین مورخ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"اہل روما کے لئے سب سے زیادہ دلچسپ فرحت افزا اور مست کر دینے والا نظارہ وہ ہوتا تھا جب باہم شمشیر زنی یا خونخوار جانوروں کی لڑائی میں ہزیمت خوردہ اور مجروح شمشیر زن جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہوتا اور موت کے کرب میں آخری ہچکی لیتا اس وقت روما کے خوش باش اور زندہ دل تماشائی اس خوش کن منظر کو دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے اور پولیس کو بھی ان کو کنٹرول میں رکھنا ممکن نہ ہوتا۔"

پس جاہلیت کا اصل مسئلہ یہ تھا کہ پوری زندگی کی چول اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھی بلکہ ٹوٹ گئی تھی انسان' انسان نہیں تھا' انسانیت کا مقدمہ اپنے آخری مرحلے میں خدا کی عدالت میں پیش تھا انسان اپنے خلاف گواہی دے چکا تھا' اس حالت میں خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ارشاد ہوا:

"اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ دور' بلکہ قیامت تک کا پورا دور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت' دعوت اور مساعی جمیلہ کے حساب میں ہے۔ آپ کا پہلا کام یہ تھا کہ آپ نے اس تلوار کو جو نوع انسانی کے سر پر لٹک رہی تھی اور کوئی گھڑی تھی کہ اس کے سر پر گر کر اس کا کام تمام کر دے' اس تلوار کو ہٹا لیا اور اس کو وہ تحفے عطا کئے جنہوں نے اس کو نئی زندگی' نیا حوصلہ' نئی طاقت' نئی عزت اور نئی منزل سفر عطا کی اور ان کی برکت سے انسانیت' تہذیب و تمدن' علم و فن' روحانیت و اخلاص اور تعمیر انسانیت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ ہم یہاں پر آپ کے ان چند عطیوں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے نوع انسانی کی ہدایت و اصلاح اور انسانیت کی تعمیر و ترقی میں بنیادی اور قائدانہ کردار ادا کیا اور جن کی بدولت ایک نئی دنیا وجود میں آئی۔

آپ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو عقیدہ توحید کی نعمت عطا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

فرمائی۔ اس سے زیادہ انقلاب انگیز' حیات بخش' عہد آفریں اور معجزنما عقیدہ دنیا کو نہ پہلے کبھی ملا تھا اور نہ قیامت تک کبھی مل سکتا ہے' یہ انسان جس کو شاعری' فلسفہ اور سیاست میں بڑے بڑے دعوے ہیں اور جس نے قوموں کو بارہا غلام بنایا' عناصر اربعہ پر اپنی حکومت چلائی' پتھر میں پھول کھلائے اور پہاڑوں کا جگر کاٹ کر دریا بہائے اور جس نے کبھی کبھی خدائی کا دعویٰ بھی کیا' یہ اپنے سے کہیں زیادہ مجبور و ذلیل' بے حس و حرکت' بے جان و مردہ اور بعض اوقات خود اپنی ساختہ پرداختہ چیزوں کے سامنے جھکتا تھا' ان سے ڈرتا تھا اور ان کی خوشامد کرتا تھا یہ پہاڑوں' دریاؤں' درختوں' جانوروں' ارواح و شیاطین اور مظاہر قدرت کے ہی سامنے نہیں بلکہ کیڑے مکوڑوں تک کے سامنے سجدہ ریز ہوتا تھا اور اس کی پوری زندگی انہیں خوف و امید اور انہی خطرات میں بسر ہوتی تھی جس کا نتیجہ بزدلی' ذہنی انتشار' وہم پرستی اور بے اعتمادی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسے خالص' بے آمیز' سہل الفہم حیات بخش عقیدۂ توحید کی تعلیم دی جس سے وہ خدا کے سوا ہر ایک سے آزاد' نڈر اور بے فکر ہو گیا۔ اس میں ایک نئی قوت' نیا حوصلہ' نئی شجاعت اور نئی وحدت پیدا ہوئی اس نے صرف خدا کو کارساز حقیقی' حاجت روائے مطلق اور نافع و ضار (نفع پہنچانے والا) سمجھنا شروع کیا۔ اس نئی دریافت و ریاضت سے اس کی دنیا بدل گئی' وہ ہر قسم کی غلامی و عبودیت اور ہر طرح کے بے جا خوف و رجا اور ہر طرح کے تشدد و انتشار سے محفوظ ہو گیا' اس کو کثرت میں وحدت نظر آنے لگی' وہ اپنے کو ساری مخلوقات سے افضل' ساری دنیا کا سردار و منتظم اور صرف خدا کا محکوم اور فرمانبردار سمجھنے لگا' اس کا لازمی نتیجہ انسانی عظمت و شرف کا قیام تھا' جس سے پوری دنیا محروم ہو چکی تھی۔

بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرف سے اس عقیدۂ توحید کی صدائے بازگشت آنے لگی۔ دنیا کے سارے فلسفیوں اور افکار و خیالات پر اس کا کم و بیش اثر پڑا۔ وہ بڑے بڑے مذاہب جن کے رگ و ریشہ میں شرک اور متعدد خداؤں اور معبودوں کا عقیدہ رچ بس گیا تھا کسی نہ کسی لے میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوئے کہ خدا ایک ہے' وہ اپنے مشرکانہ عقیدوں کی تاویل پر مجبور ہوئے اور ان کی ایسی فلسفیانہ تشریح کرنے لگے جس سے ان پر شرک و بدعت پرستی کا الزام نہ آئے اور وہ اسلامی عقیدۂ توحید سے کچھ نہ کچھ ملتا ہوا نظر آئے۔ ان کو شرک کا اقرار کرنے میں شرم اور جھجک محسوس ہونے لگی اور سارے مشرکانہ نظام فکر و اعتقاد' احساس کمتری میں مبتلا ہوئے' اس محسن اعظم کا احسان اعظم یہ ہے کہ اس نے توحید کی نعمت دنیا کو عطا کی۔

آپ کا دوسرا انقلاب آفریں اور عظیم احسان وحدت انسانی کا وہ تصور ہے جو آپ نے دنیا کو عطا کیا۔ انسان قوموں اور برادریوں اور ذاتیاتی اور اعلیٰ و ادنیٰ طبقوں میں بٹا ہوا تھا اور ان کے درمیان انسانوں اور جانوروں' آقاؤں اور غلاموں اور عبد و معبود کا سا فرق تھا۔ وحدت و مساوات کا کوئی تصور نہ تھا۔ آپ نے صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ یہ انقلاب انگیز اور حیرت خیز اعلان فرمایا:

''لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور
تمہارا باپ بھی ایک ہے' تم سب اولاد آدم
ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے' اللہ کے نزدیک
تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں
سب سے زیادہ پاکباز ہے' کسی عربی کو عجمی
پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بنا پر۔''

یہ وہ الفاظ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے عظیم مجمع میں فرمائے تھے۔ ان میں دو وحدتوں کا اعلان کیا گیا ہے اور یہی وہ دو فطری مستحکم اور دائمی بنیادیں ہیں' جن پر نسل انسانی کی حقیقی وحدت کا قصر تعمیر کیا جا سکتا ہے اور وہ اشتراک عمل اور تعاون کے اصول پر انسانیت کی تعمیر نو کا کام انجام دے سکتا ہے' یہ دو وحدتیں کیا ہیں؟ ایک نوع انسانی کے خالق و صانع کی وحدت اور نسل انسانی اور مورث کی وحدت۔ اس طرح ہر انسان دوسرے انسانوں سے دوہرا رشتہ رکھتا ہے۔ ایک روحانی اور حقیقی طور پر' وہ یہ کہ سب انسانوں اور جہانوں کا رب ایک ہے۔ دوسرا جسمانی اور ثانوی طور پر' وہ یہ کہ سب انسان ایک باپ کی اولاد ہیں' دوسرے الفاظ میں توحید ''رب'' اور توحید ''اب'' کی تعلیم دی جس کو مختصر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے ''الرب واحد ولاب واحد'' رب (پروردگار) بھی ایک ہے اور اب (والد بزرگوار) بھی ایک۔

جس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا اس وقت دنیا اس کے سننے کے موڈ میں نہ تھی' یہ اعلان اس وقت کی دنیا میں ایک زلزلہ سے کم نہ تھا۔

بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو تدریجی طور پر قابل برداشت ہو جاتی ہیں' بجلی کا یہی حال ہے کہ اس کو پردوں میں رکھ کر چھو لیتے ہیں لیکن بجلی کی عریاں لہر کو اگر کوئی چھو لے تو جسم میں اس کا کرنٹ

ختم نبوۃ

دوڑ جاتا ہے اور اس کا کام تمام کر دیتا ہے۔ آج علم وفہم اور فکر انسانی کے ارتقاء کی ان منزلوں نے جو اسلام کی دعوت' اسلامی معاشرہ کے قیام' مصلحین اور داعیانِ اسلام کی کوششوں سے طے ہوئیں اس انقلاب انگیز اور زلزلہ فگن اعلان کو روزمرہ کی حقیقت بنا دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اسٹیج سے لے کر' جس نے حقوق انسانی کا منشور شائع کیا' ہر جمہوریہ اور ہر ادارے کی طرف سے انسانی حقوق اور مساوات انسانی کا اعلان کیا جا رہا ہے اور کوئی اس کو سن کر متعجب نہیں ہوتا' لیکن ایک زمانہ تھا جب مختلف قوموں اور خاندانوں کے مافوق البشر ہونے کا عقیدہ قائم تھا اور بہت سی نسلوں اور خاندانوں کا نسب نامہ خدا سے اور سورج سے ملایا جا رہا تھا۔

قرآن شریف نے یہودیوں اور عیسائیوں کا قول نقل کیا ہے کہ ہم خدا کی لاڈلی اور چہیتی اولاد کی طرح ہیں۔ فراعنۂ مصر اپنے کو سورج دیوتا کا اوتار کہتے ہیں۔ ہندوستان میں سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان موجود تھے۔ شاہانِ ایران کو جن کا لقب کسریٰ (خسرو) ہوا کرتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ ان کی رگوں میں خدائی خون ہے اور اہل ایران انہیں اسی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ ان پیدائشی بادشاہوں کے خمیر میں کوئی مقدس آسمانی چیز شامل ہے۔

چینی اپنے بادشاہ کو آسمان کا بیٹا تصور کرتے تھے' ان کا عقیدہ تھا کہ آسمان نر اور زمین مادہ ہے اور دونوں کے اتصال سے کائنات کی تخلیق عمل میں آئی ہے اور بادشاہ کی جوڑے کا پلوٹھا بیٹا ہے۔

عرب اپنے سوا ساری دنیا کو گونگا اور بے زبان (عجم) کہتے ہیں ان کا سب سے ممتاز قبیلہ قریش عام عربوں سے بھی اپنے آپ کو بالا و برتر سمجھتا تھا اور اسی احساس برتری میں حج کے ایسے عمومی اجتماع میں بھی اپنی انفرادیت قائم رکھتا تھا۔

قرآن نے اس فضا اور ماحول میں اعلان کیا:

''لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت
سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے
بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو
(اور) خدا کے نزدیک تم میں عزت والا وہ
ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔''

آپ کی رحمت للعالمینی کا تیسرا مظہر' اور نوع انسانی پر تیسرا احسانِ عظیم' احترام انسانیت اور انسان کی قدر و قیمت کا وہ اسلامی تصور ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ اور اسلام کا تحفہ ہے۔ اسلام کا ظہور جس زمانہ میں ہوا اس زمانے میں انسان سے زیادہ ذلیل کوئی نہیں تھا' انسانی وجود بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہو کر رہ گیا تھا۔ بعض اوقات پالتو جانور بعض ''مقدس'' حیوانات' بعض درخت' جن کے ساتھ بعض عقائد و روایات وابستہ ہو گئی تھیں' انسان سے کہیں زیادہ قیمتی' لائق احترام اور قابل حفاظت سمجھے جاتے تھے۔ ان کے لئے بے تکلف انسانوں کی جانیں لی جا سکتی تھیں اور انسانوں کے خون اور گوشت کے چڑھاوے چڑھائے جا سکتے تھے۔ آج بھی بعض بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک میں اس کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کے دل و دماغ پر یہ نقش بٹھا دیا کہ انسان اس کائنات کی سب سے زیادہ قیمتی' قابل احترام' لائق محبت اور مستحق حفاظت وجود ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کا پایہ اتنا بلند کیا کہ اس سے اوپر صرف خالق کائنات کی ہستی رہ جاتی ہے' قرآن نے اعلان کیا کہ وہ خلیفۃ اللہ (خدا کا نائب) ہے۔ ساری دنیا اور یہ سارا کارخانۂ عالم اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے:

''وہی ہے جس نے تمہارے لئے
وہ سب کچھ پیدا کیا جو اس زمین پر ہے۔''

اور اشرف المخلوقات اور اس عالم کا صدر نشین ہے:

''اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی
اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور
پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی
مخلوقات پر فضیلت دی۔''

اس سے زیادہ اس کی عزت افزائی اور اس کی اہمیت کا اعتراف کیا ہو سکتا ہے؟ کہ صاف کہہ دیا گیا کہ انسان خدا کا کنبہ ہیں اور خدا کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کو آرام پہنچائے۔

انسانیت کی بلندی اور خدا سے اس کے قرب و اختصاص کا اظہار اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے؟ جو ایک حدیث قدسی میں کیا گیا ہے' فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا: ''اے فرزند آدم! میں بیمار ہوا' تو مجھے دیکھنے نہیں آیا۔'' بندہ کہے گا: ''پروردگار! میں تیری عیادت کیا کر سکتا ہوں؟ تو تو رب العالمین ہے۔'' ارشاد ہوگا: ''کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑ گیا تھا؟ تو اس کی عیادت کو نہیں گیا' تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔'' پھر ارشاد ہوگا: ''اے فرزند آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا؟ تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔'' بندہ عرض کرے گا: ''پروردگار! میں تجھے کیسے

کھانا کھلاسکتا ہوں؟ تُو تو رب العالمین ہے۔'' ارشاد ہوگا:'' کیا تجھے اس کا علم نہیں ہوا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا؟ تو نے اسے نہیں کھلایا' کیا تجھے اس کی خبر نہ تھی؟ کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو' تو اس کو میرے پاس پاتا۔ اے فرزند آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا' تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔'' بندہ عرض کرے گا:'' اے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاسکتا ہوں؟ تو' تو رب العالمین ہے۔'' ارشاد ہوگا:'' تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا' تو نے اسے پانی نہیں دیا تھا' تجھے اس کا پتہ نہیں چلا؟ کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو' تو اس کو میرے پاس پاتا۔'' ایک سراپا توحید مذہب میں کیا انسانیت کی بلندی اور انسان کی رفعت و محبوبیت کے احساس کا اس سے بڑھ کر اعتراف و اعلان پایا جاسکتا ہے؟ اور کیا دنیا کے کسی مذہب و فلسفہ میں انسان کو یہ مقام دیا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی رحمت و شفقت کے لئے انسانوں پر رحم و شفقت کو شرط اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ بتایا اور فرمایا:

''رحم کھانے والوں پر رحمٰن کی
رحمت برتی ہے' اگر تم اہل زمین پر رحم
کھاؤ گے تو وہ جو آسمان پر ہے وہ تم پر رحمت
نازل کرے گا۔''

آپ غور کیجئے کہ وحدت انسانی کا نقش دلوں پر بٹھانے اور احترام انسانیت کا یقین پیدا کرنے کے لئے جب یہ سعی بلیغ نہیں کی گئی تھی' اس وقت انسان کا کیا حال رہا ہوگا؟ ایک انسا... کی خواہش کی قیمت ہزاروں انسانوں سے زیادہ تھی۔ بادشاہ اٹھتے تھے اور ملکوں کا صفایا کردیا کرتے تھے۔ سکندر اٹھا اور جیسے کوئی کبڈی کھیلتا ہے' ہندوستان تک چلا آیا اور قوموں اور تہذیبوں کے چراغ گل کردیے۔ چیزر اٹھا اور انسانوں کا اس طرح شکار کھیلنا شروع کیا جیسے جنگلی جانوروں کا کیا جاتا ہے۔ آج ہمارے زمانہ میں بھی دو دو عالمگیر جنگیں ہوگئیں جنہوں نے لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور یہ صرف قومی تکبر' سیاسی انانیت' اقتدار کی ہوس یا تجارتی منڈیوں پر قبضہ کرنے کے جذبہ کا نتیجہ تھا۔ اقبال نے سچ کہا:

ابھی تک آدمی صید زبون شہر یاری ہے
قیامت ہے کہ انسان نوع انسان کا شکاری ہے

چوتھا انقلاب یہ ہے کہ بعثت محمدیؐ سے پہلے انسان اپنی منزل مقصود سے بے خبر تھا' اس کو یاد نہیں رہا تھا کہ اس کو کہاں جانا ہے؟ اس کی صلاحیتوں کا اصل میدان اور اس کی کوششوں کا اصل نشانہ کیا ہے؟ انسان نے کچھ موہوم منزلیں اور اپنی کوششوں کے لئے کچھ چھوٹے چھوٹے دائرے بنالئے تھے' ان میں انسانیت کی ذہانت اور قوت عمل صرف ہورہی تھی' کامیاب اور بڑا انسان بننے کا مطلب صرف یہ تھا کہ میں دولت مند بن جاؤں' طاقتور اور حاکم بن جاؤں' وسیع سے وسیع رقبہ' زمین اور کثیر سے کثیر انسانی نفوس پر میری حکمرانی اور فرمانروائی قائم ہوجائے' لاکھوں آدمی ایسے تھے جن کی پرواز تخیل' نقش و نگار' رنگ و آہنگ' لذت و ذائقہ اور بلبل و طاؤس' چوپایہ و حیوان کی تقلید سے بلند نہیں تھی۔ ہزاروں انسان ایسے تھے جن کی ساری ذہانت اپنے زمانے کے دولت مندوں اور طاقتوروں اور سرکار و دربار کی خدمت و خوشامد یا بے مقصد ادب و شاعری سے دل خوش کرنے میں صرف ہورہی تھی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل انسانی کے سامنے اس کی ذات و صفات اور اس کی قدرت و حکمت کا صحیح علم' ملکوت السماوات والارض کی وسعت و عظمت اور لا محدودیت کی دریافت' ایمان و یقین کا حصول' خدا کی محبت و محبوبیت' اس کو راضی کرنا اور اس سے راضی ہوجانا' اس کثرت میں وحدت کی تلاش اور دریافت کو انسان کی حقیقی سعادت اور کمال آدمیت قرار دیا۔ اپنی باطنی قوتوں کو ترقی دینا' ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال ہونا' انسانوں کی خدمت اور ایثار و قربانی کے ذریعے خدا کی خوشنودی کا حاصل کرنا اور کمال و ترقی کے ان اعلیٰ مدارج تک پہنچ جانا جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے' انسان کی کوششوں کا حقیقی میدان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دنیا کی رُت بدل گئی' انسانوں کے مزاج بدل گئے' دلوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا' خدا طلبی کا ذوق عام ہوا۔ انسانوں کو ایک نئی دھن (خدا کو راضی کرنے اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملنے اور اس کو نفع پہنچانے کی) لگ گئی' جس طرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی' سوکھی ٹہنیوں اور پتیوں میں شادابی اور ہریالی پیدا ہوجاتی ہے' نئی نئی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں اور در و دیوار پر سبزہ اگنے لگتا ہے' کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزل مقصود کی تلاش اور اس پر پہنچنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ ہر ملک اور قوم میں' طبیعتوں میں یہی نشہ اور ہر طبقہ میں اس میدان میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کا یہی جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ عرب و عجم' مصر و شام' ترکستان اور ایران' عراق اور خراسان' شمالی افریقہ اور اسپین بالآخر ہمارا ملک' ہندوستان اور جزائر شرق الہند سب اسی صہبائے محبت کے متوالے اور اسی

ختم نبوۃ

مقصد کے دیوانے نظر آتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سوتے سوتے بیدار ہوئی۔ آپ تاریخ و تذکرے کی کتابیں پڑھئے تو آپ کو نظر آئے گا کہ خداطلبی اور خداشناسی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا۔ شہر شہر' قصبہ قصبہ' گاؤں گاؤں بڑی تعداد میں ایسے خدامست' عالی ہمت' عارف کامل' داعی حق اور خادم خلق' انسان دوست' ایثار پیشہ انسان نظر آتے ہیں جن پر فرشتے بھی رشک کریں۔ انہوں نے دلوں کی سرد انگیٹھیاں گرمادیں' عشق الٰہی کا شعلہ بھڑکا دیا' علوم وفنون کے دریا بہادیئے' علم و معرفت کی محبت کی جوت جگادی اور جہالت و وحشت' ظلم وعداوت سے نفرت پیدا کر دی' مساوات کا سبق پڑھایا' دکھوں کے ماروں اور سماج کے ستائے ہوئے انسانوں کو گلے لگایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح ہر چپہ زمین پر ان کا نزول ہوا ہے اور ان کا شمار ناممکن ہے۔

آپ ان کی کثرت (کمیت) کے علاوہ ان کی کیفیت کو دیکھئے۔ ان کی ذہنی پرواز' ان کی روح کی لطافت اور ذکاوت اور ان کے ذوق سلیم کے واقعات پڑھئے' انسانوں کے لئے کس طرح ان کا دل روتا اور ان کے غم میں گھلتا' کس طرح ان کی روح سلگتی تھی' انسانوں کو مصیبت سے نجات دینے کے لئے وہ کس طرح اپنے کو خطرے میں ڈالتے اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آزمائش میں مبتلا کرتے تھے۔ ان کے حاکموں کو اپنی ذمہ داری کا کس قدر احساس اور محکوموں میں اطاعت وتعاون کا کس قدر جذبہ تھا۔ ان کے ذوق عبادت' ان کی قوت دعا' ان کے زہد و فقر' جذبۂ خدمت اور مکارم اخلاق کے واقعات پڑھئے' نفس کے ساتھ ان کا انصاف' اپنا احتساب' دوسروں پر شفقت' دوست پروری' دشمن نوازی' ہمدردی خلائق کے نمونے دیکھئے' بعض اوقات شاعروں اور ادیبوں کی قوت متخیلہ بھی ان بلندیوں تک نہیں پہنچتی' جہاں وہ اپنے جسم وعمل کے ساتھ پہنچے' اگر تاریخ کی متعدد اور متواتر شہادت نہ ہوتی تو یہ واقعات' قصے کہانیاں معلوم ہوتے۔

یہ انقلاب عظیم' یہ دور جدید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپ کی بعثت کا کرشمہ ہے کہ آپ نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اقبال نے سچ کہا ہے:

بوریا ممنون خواب راحتش
تاج کسریٰ زیر پائے امتش
در شبستان حرا خلوت گزید
قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شبہا چشم او محروم نوم
تابہ تخت خسروی خوابید قوم
وقت ہیجا تیغ او آہن گداز
دیدۂ او اشکبار اندر نماز
در دعائے نصرت آمیں تیغ او
قاطع نسل سلاطیں تیغ او
در جہاں آئین نو آغاز کرد
مسند اقوام پیشیں در نورد
از کلید دیں درِ دنیا کشاد
ہمچو او بطن ام گیتی نزاد
درنگاہ او یکے بالا و پست
با غلام خویش بریک خواں نشست
امتیازات نسب را پاک سوخت
آتش او ایں خس و خاشاک سوخت

ترجمہ: اگرچہ ایک بوریا پر آپ آرام فرماتے تھے لیکن کسریٰ (شاہ ایران) کا تاج آپ کے امتیوں کے پاؤں تلے تھا۔

حرا کی خلوت گاہ میں آپ نے کچھ دن تنہائی اختیار کی اور قوم آئین و دستور اور ایک نئی حکومت دنیا میں پیدا کر دی۔

چند راتیں آپ کی آنکھیں بے خواب رہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کے صحرا نشین اور شتر سوار پیرو تخت خسروی پر آرام کرنے کے قابل ہوگئے۔

جنگ کے وقت آپ کی تلوار میں وہ حرارت ہوتی تھی کہ لوہا اس سے پگھلتا تھا اور نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں وہ رقت اور محبت ہوتی تھی کہ آنکھیں اشکبار ہوتیں۔

فتح و نصرت کی دعا میں آپ کا آمین کہنا تلوار کا کام کرتا تھا اور جنگ میں آپ کی تلوار سلاطین (پیدائشی) بادشاہوں کی نسل کا خاتمہ کرنے والی تھی۔

دنیا میں آپ نے آئین نو کا آغاز کیا اور گزشتہ قوموں کی مسندیں الٹ دیں۔

دین و مذہب کی کنجی سے آپ نے دنیا کا دروازہ کھولا۔ مادر گیتی نے آپ جیسا فرزند پیدا نہیں کیا۔

آپ کی نگاہوں میں اعلیٰ و ادنیٰ سب ایک تھے' آپ اپنے غلام کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتے۔

آپ نے نسل و نسب کے امتیازات کو یکسر ختم کر دیا۔ آپ کی پیدا کی ہوئی حرارت ایمانی نے اس خس و خاشاک کو جلا کر رکھ دیا۔

حالی نے اس مضمون کو اپنے سادہ شعر میں ادا کیا ہے:

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پوذ انہیں کی لگائی ہوئی ہے

☆☆..........☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

سیرت طیبہ کی ایک جھلک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کی سنت کی پیروی ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دی گئی ہیں' اور اتباع کیلئے ان امور سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس موضوع پر ایک نادر تحریر ملاحظہ فرمائیے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل حمیدہ سونے اور جاگنے میں:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوّل رات میں آرام فرماتے' اور نصف آخر کے اوّل حصہ میں اٹھ جاتے۔

☆...... شروع رات جب کسی قدر گہری نیند ہوتی' سیدھی کروٹ اس طرح سوتے کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیدھا رخسار رکھ لیتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرماتے: "رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔"

☆...... کسی شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا یا سوتا ہوا دیکھتے تو بہت ناراض ہوتے اور پاؤں سے جھنجوڑ کر اس کو اٹھا دیتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھال بھرے ہوئے چمڑے کے گدے پر' چٹائی پر' ٹاٹ پر' صرف چمڑے پر' سیاہ کپڑے اور کبھی زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

☆...... جس ٹاٹ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے' اس کو صرف دو تہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا' اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔

☆...... عشاء سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں سوتے تھے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایسے گھر میں آرام نہیں فرماتے تھے جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو۔

مرسلہ: مولانا سعد حسن یوسفی

☆...... اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کر کے سو رہتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔

☆...... اگر رات کے کسی حصہ میں آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوتے۔

☆...... رات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی' رات کو جاگتے تو اس میں پیشاب کرتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی' ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ لگاتے' اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتے' کبھی گھر کے متعلق اور کبھی عام مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔

☆...... ہر رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ تکیہ پر سر رکھنے کے بعد سورۂ اخلاص' سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں پھونک لیتے' پھر ان کو کھول کر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

پورے بدن مبارک پر جہاں تک ہاتھ جاتا پھیر لیتے' اور ہاتھوں کو سر اور چہرے سے نیچے کی جانب پھیرنا شروع کرتے' اس طرح تین مرتبہ کرتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو یہ الفاظ ارشاد فرماتے: ''الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات طیبہ مشروب پینے کے حوالے سے:

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی چوس کر بغیر آواز کے نوش فرماتے' غٹ غٹ کرکے آواز کے گھونٹوں سے کبھی نہیں پیتے تھے۔

☆......آپ کو میٹھے پانی کا بہت شوق تھا' دور دور سے منگا کر نوش فرماتے تھے۔

☆......ازواج مطہرات میں چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خصوصی اُنس تھا' اس لئے عادت طیبہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس برتن سے اور جس رُخ سے پانی پیتیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے لب مبارک اسی جگہ لگا کر پانی نوش جان فرماتے۔

☆......پینے کی چیزوں میں دودھ طبیعت پاک کو سب سے زیادہ مرغوب تھا۔

☆......دودھ کبھی تنہا استعمال فرماتے اور کبھی ٹھنڈا پانی ملا کر نوش جان فرماتے۔

☆......کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشک یا ڈول سے منہ لگا کر پانی پی لیا کرتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم کراتے تو حکم دیتے کہ پہلے عمر میں بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے۔

☆......جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آ رہا ہوتا تو دوسرا پیالہ آنے پر اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ سے شروع کراتے جہاں پہلا دور ختم ہوا تھا۔

☆......جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپؐ خود سب سے آخر میں نوش جان فرماتے اور فرماتے کہ ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔

☆......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عام استعمال گاہوں مثلاً نہروں' ندیوں یا تالابوں سے پانی منگا کر نوش فرمایا کرتے تھے تاکہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت حاصل فرمائیں۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانچ' مٹی' تانبے اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا ہے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جو کے ستو استعمال فرماتے۔

☆......بادام کے ستو ایک مرتبہ خدمت عالی میں پیش ہوئے تو آپؐ نے ان کو پینے سے انکار فرمایا اور فرمایا کہ یہ امراء کی غذا ہے۔

☆......شہد ملا ہوا دودھ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوش نہیں فرماتے اور فرماتے کہ ''دو سالن ایک برتن میں'' یعنی یہ اسراف کیسا؟

☆......آپؐ پانی بیٹھ کر تین سانس میں اس طرح نوش فرماتے کہ ہر دفعہ برتن سے منہ مبارک لگاتے وقت ''بسم اللہ'' کہتے اور جب برتن کو منہ سے ہٹاتے تو ''الحمد للہ'' فرماتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوق سلیم لباس کے معاملہ میں:

☆......تمام لباسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتا زیادہ پسند فرماتے۔

☆......کرتے کی آستین نہ اتنی تنگ رکھتے اور نہ اتنی کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی' اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔

☆......کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینۂ اطہر صاف نظر آتا' اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔

☆......جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قمیض زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر الٹا ہاتھ الٹی آستین میں۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ کبھی نہیں پہنا' بلکہ ہمیشہ تہبند باندھا ہے۔ البتہ پاجامہ پہننے کے لئے خریدا ہے اور اپنے احباب کو پہنتے دیکھا ہے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند نصف پنڈلی تک ہمیشہ اونچا رکھتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا ہوتا تھا۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوڑھنے کی چادر کی لمبائی چار گز اور چوڑائی میں دو گز ایک بالشت ہوتی تھی۔

☆......کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے

کاندھے پر ڈال لیتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہننے کے کپڑوں میں سے مثلاً کرتہ' تہبند' چادر یا جوتا وغیرہ ان میں سے کسی چیز کا فاضل جوڑا بنا کر نہیں رکھا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

☆......سفید لباس تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔

☆......خالص وگہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا۔

☆...... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر خدا تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے: ''اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ و خیر ماصنع لہ و اعوذ بک من شرہ و شر ما صنع لہ۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ تقریباً سات گز کا ہوتا تھا۔

☆...... آپؐ عمامہ باندھتے تو شملہ ضرور چھوڑتے اور کبھی عمامہ کا ایک پیچ ٹھوڑی کے نیچے گردن پر لے لیتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان پیچھے کی جانب چھوٹا ہوا ہوتا۔

☆......عمامہ باندھنے کے ختم پر اس کا آخری پلو بجائے آگے کے پیچھے رخ میں اُڑس لیتے۔

☆......تپش آفتاب کی وجہ سے کبھی عمامہ کا شملہ سر مبارک پر ڈال لیا کرتے۔

☆......عمامہ کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی ضرور اوڑھا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔

☆......وطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر سے چپکی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کی ٹوپی اُٹھی ہوئی باڑدار ہوتی تھی' جس کو کبھی نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لیا کرتے (گویا اس سے سُترہ کا کام لیتے)۔

☆...... آپؐ نے سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی گاڑھی ٹوپی بھی اوڑھی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی سیدھے اور الٹے دونوں ہاتھوں کو چھنگلیاں میں پہنی ہے۔

☆...... انگوٹھی کا نگینہ آپؐ نے کبھی چاندی کا رکھا اور کبھی حبشی پتھر کا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت طیبہ تھی کہ انگوٹھی کا نگینہ بجائے اوپر کی جانب کے ہاتھ کے اندر کی ہتھیلی کی طرف رکھتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطروں میں ''محمد رسول اللہ'' کھدا ہوا تھا' محمد ایک سطر میں' رسول دوسری سطر میں اور اللہ تیسری سطر میں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپل نما یا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔

☆......جوتا پہنتے تو پہلے سیدھا پاؤں سیدھے جوتے میں ڈالتے پھر الٹا پاؤں الٹے جوتے میں' اور جوتا اتارتے وقت پہلے الٹا پاؤں جوتے میں سے نکالتے اور پھر سیدھا۔

☆...... جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے میں دو تسمے رکھتے' ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی میں رہتا اور دوسرا چھنگلیا اور اس کے برابر والی انگلی میں۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ایک بالشت دو انگل لمبا تھا۔ تلوے کے پاس سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر سے دو انگل فاصلہ ہوتا تھا۔

☆☆............☆☆

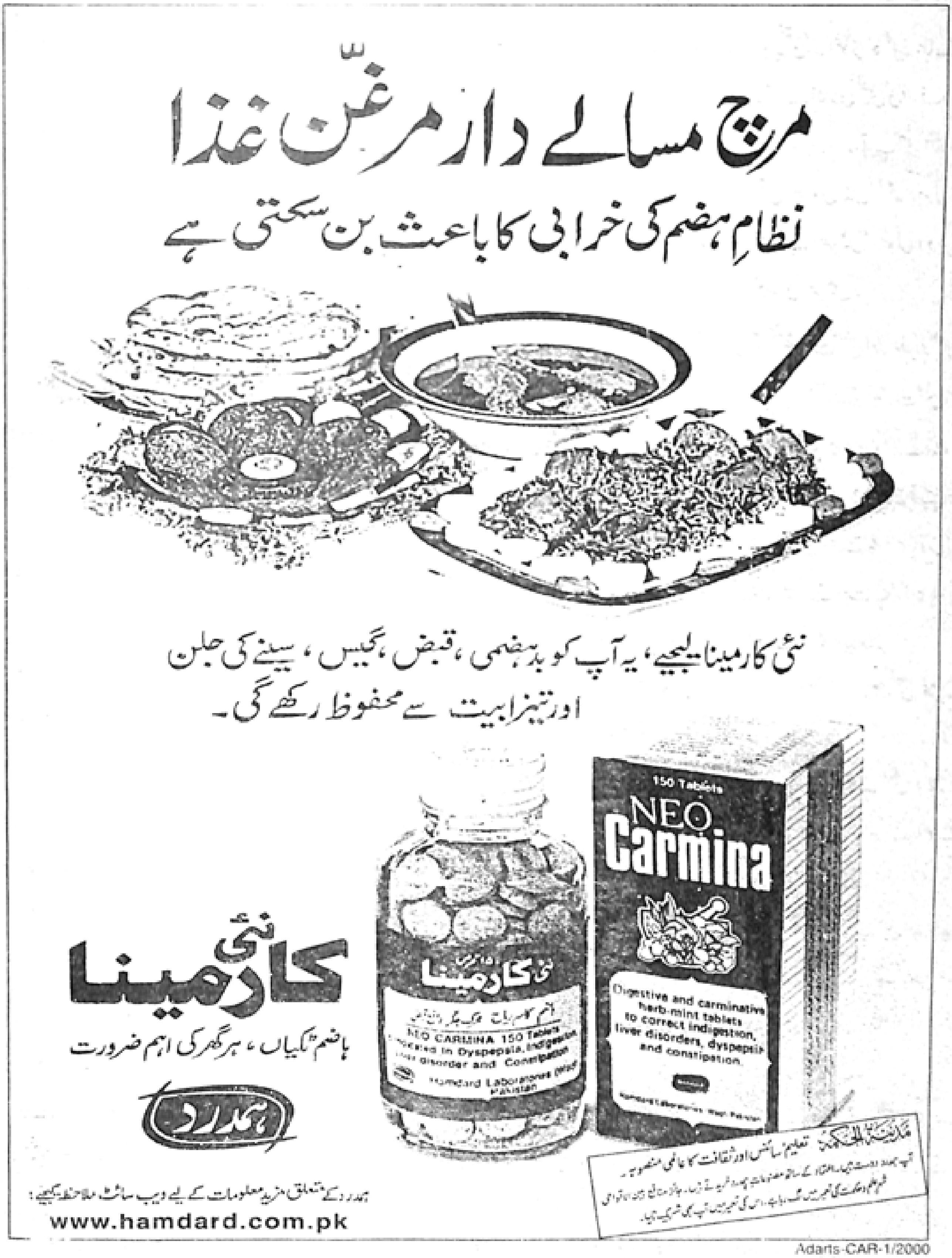

Adarts-CAR-1/2000

ختم نبوۃ

اسلام اور احترامِ انسانیت

اس کرۂ ارض پر اسلام سے زیادہ انسانیت نواز اور انسانی حقوق کا ضامن نہ کوئی مذہب ہے اور نہ کسی نظریہ میں اتنی جامعیت ہے جو ساری دنیا کی انسانی ضرورتوں کی تکمیل کرسکے۔ یہ وہ فطری مذہب ہے جسے خالق کائنات نے اپنی عظیم حکمت اور وسیع الشان علم کا مظہر بنا کر اپنے بندوں کے سامنے پیش کیا ہے لہٰذا اس سے بہتر اور اس سے برتر نہ کوئی مذہب ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔

مولانا سلمان منصور پوری

عدل وانصاف:

آپسی نزاعات کو سلجھانے کے لئے عادلانہ اور منصفانہ نظام قضا کا قیام بھی نہایت اہم انسانی ضرورت ہے۔ اسی مقصد سے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر حالت میں عدل وانصاف پر جمے رہنے کی تلقین کی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو اگرچہ اپنی ذات پر ہو یا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہو یا غریب دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے سو تم خواہش نفس کی اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کج بیانی کروگے یا پہلوتہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔"

اس آیت میں تین باتیں خاص طور پر بیان فرمائی گئیں:

۱:...... سچی گواہی اور فیصلہ اگرچہ اپنے قریب ترین اعزا کے خلاف جاتا ہو پھر بھی ہر حالت میں حق کا دامن مضبوطی سے تھام کر دیا جائے اور محض رشتہ داری یا کسی اور تعلق کی مصلحت سے حق پوشی کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

۲:......گواہی دینے میں یہ نہ دیکھے کہ جس کے خلاف گواہی دے رہے ہیں وہ امیر ہے اگر اس کے خلاف بول دے گا تو اس سے بے مروتی ہوجائے گی یا وہ ہمیں نقصان پہنچادے گا یا یہ نہ دیکھو کہ وہ غریب ہے کہیں اس کو ہماری گواہی سے مزید نقصان نہ پہنچ جائے بلکہ حق کا ساتھ دو چاہے وہ امیر کے خلاف جائے یا غریب کے اس کی پرواہ مت کرو۔

۳:......تیسری بات یہ کہی گئی کہ جب کسی بات کا تمہیں علم ہو اور اس کے متعلق گواہی دینے کی ضرورت ہو تو پھر گواہی دینے سے نہ تو پہلوتہی کرو اور نہ گواہی میں غلط بیانی سے کام لو ورنہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا پڑے گا کیونکہ وہ ہر بات سے پوری طرح باخبر ہے۔

پھر دنیا میں اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی محض اپنی دشمنی کی بنیاد پر مدمقابل کی مخالفت میں انصاف کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور حق بات کے اظہار سے گریز کرتا ہے اس لئے ایک دوسری آیت میں قرآن کریم نے اس پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور کسی خاص قوم کی عداوت تمہارے لئے اس کا باعث نہ ہوجائے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔"

اسلامی نظام میں انصاف مفت ملتا ہے:

اسلامی نظام قضا کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ انصاف کے حصول کے لئے سرکاری طور پر یا غیر سرکاری طور پر کوئی رقم خرچ نہیں کرنا پڑتی بلکہ ملک کے ہر شہری کو مفت میں انصاف مہیا کیا جاتا ہے۔ قاضی اور منصف کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ہے

کہ وہ اپنے فیصلہ پر کچھ فیس وصول کرے' یا اپنے نان نفقہ کا بوجھ عوام پر ڈالے بلکہ اسلامی حکومت میں قاضی کا وظیفہ حکومت کی جانب سے مقرر ہوتا ہے اور قاضی کو اپنے فیصلہ پر رشوت لینے یا کسی اجنبی آدمی سے ہدیہ لینے یا خصوصی دعوت میں شرکت کی بھی اجازت نہیں ہے۔ نیز احادیث طیبہ میں رشوت کے لین دین کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے' رشوت دینے والے اور ان دونوں کے درمیان واسطہ بننے والے (ایجنٹ) پر لعنت فرمائی ہے۔"

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۲۶'
ادب القاضی للخصاف ص ۸۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"جو حاکم رشوت لے کر فیصلہ کرے گا اس کو اتنی گہری جہنم میں ڈالا جائے گا جس کی تہہ تک پہنچتے پہنچتے اسے پانچ سو سال لگیں گے۔"

(الترغیب ج ۳ ص ۱۲۹)

الغرض اسلام پوری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینا چاہتا ہے' اور ہر حق دار کو اس کا حق مکمل طور پر دلانے میں ہر ممکن تعاون کی کوشش کرتا ہے' اور اس میں کسی طرح کی جانب داری یا تعصب روا نہیں رکھتا۔ نیز اسلام کا عدالتی نظام ٹال مٹول اور تعویق و تاخیر سے پاک ہے۔ سارے نظام قضا کی بنیاد صرف ایک اساسی اصول پر ہے کہ "مدعی ثبوت کے لئے بینہ پیش کرے' ورنہ مدعی علیہ قسم کھا کر دعویٰ کا انکار کر دے"۔ اگر مدعی علیہ قسم کھانے میں توقف کرے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ مدعی کے دعویٰ سے متفق یا اقراری ہے تو اس کے خلاف فیصلہ ہو جائے گا۔ چونکہ یہ مختصر طرز عمل سہل ہونے کے ساتھ ظاہری طور پر حقیقت حال تک پہنچنے کے لئے کافی ہے' اس لئے اسلامی نظام عدالت میں اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور ہر طرح کے معاملات جلد از جلد نمٹا دیئے جاتے ہیں اور فریقین کو فیصلہ کے انتظار میں عمریں نہیں کھپانی پڑتیں۔

اس کے برخلاف آج دنیا میں رائج مغربی نظام عدالت بہت سے ملکوں میں لوٹ کھسوٹ اور لوگوں کے حق تلف کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ اس نظام کی قانونی موشگافیاں مظلوم کی حمایت تو کیا کرتیں بلکہ وہ ظالموں کی بہترین پناہ گاہ بن چکی ہیں۔ آج ان عدالتوں میں فیصلہ کے لئے مقدمات نہیں لائے جاتے بلکہ عام رجحان یہ ہے کہ جس مسئلہ کو التوا میں ڈالنا ہو اسے عدالت کے سپرد کر دو کہ دادا نے اگر مقدمہ دائر کر دیا ہے تو پوتوں' پڑپوتوں تک بھی ان میں فیصلہ مشکل سے ہو پائے گا' اور اس درمیان میں جو وقت' پیسہ اور آمدنی کا ضیاع ہوگا اس کا کوئی شمار ہی نہیں۔ بلاشبہ ان مغربی طرز کی عدالتوں میں زیر التوا مقدمات "شیطان کی آنت" کی مانند ہیں جن کے التوا کا سلسلہ کسی حد پر جا کر ختم ہی نہیں ہوتا۔ نیز آج عدالتوں میں کلرکوں اور پیش کاروں سے لے کر جج اور منصف تک رشوت خوری کی وبا عام ہے' اور دولت کی گرم بازاری نے معاشرہ کے کمزور طبقات کو انصاف سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ اسلام ایسی حق تلفیوں کو انسانیت سے گری ہوئی حرکت سمجھتا ہے اور وہ مفت اور جلدی انصاف کا نظام دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے' یہ بھی اس کی انسانیت نوازی کی بڑی نشانی ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ معاملات:

اسلام کے مخالفین یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام میں دوسرے مذہب والوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات محض الزام ہے' حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں تمام دنیا کے غیر مسلم دو طبقوں میں منقسم ہیں:

۱:...... اول وہ لوگ جو مسلمانوں سے بغض و عداوت رکھتے ہیں اور دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور مسلمانوں کی اذیت رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تو ایسے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرنے کی اسلام واقعی اجازت نہیں دیتا' اس لئے کہ ان سے دوستی رکھنے میں قومی و ملی نقصانات کا اندیشہ ہے۔

۲:...... دوسرے وہ غیر مسلم ہیں جن کا مسلمانوں سے کوئی نزاع نہیں ہے' نہ وہ دین کے درمیان حائل ہوتے ہیں اور نہ مسلمانوں کو ان سے کوئی خطرہ ہے' تو ایسے غیر مسلموں کے ساتھ انسانی ناطے سے حسن سلوک کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ خود قرآن کریم نے ان دونوں طبقات اور ان کے متعلق معاملات کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے' ارشاد خداوندی ہے:

"اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے' اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا' اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں' صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے

ختم نبوۃ

میں لڑتے ہوں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور تمہارے نکالنے میں مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا سو وہ لوگ گناہگار ہوں گے۔" (الممتحنہ:۹،۸)

قرآن کریم کی جن آیتوں میں کفار کو قتل کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں ان کا تعلق انہی کفار سے ہے جو اسلام اور مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں' یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو کافر جہاں ملے اسے تہ تیغ کردیا جائے۔ چنانچہ جو غیر مسلم اسلامی حکومت کی بالادستی قبول کرلیں ان کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر اسی طرح لازم ہوتی ہے جیسے ایک مسلمان کے تحفظ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور جس طرح اسلامی میں کسی مسلمان کو اذیت دینا اور جانی و مالی نقصان پہنچانا منع ہے بالکل اسی طرح اسلامی مملکت میں رہنے والے غیر مسلم کی حق تلفی بھی قطعاً منع ہے' کسی غیر مسلم شہری کو ستانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ترین وعید ارشاد فرمائی ہے' آپ کا اعلان ہے:

"جو شخص کسی ذمی (اسلامی حکومت میں امن لے کر رہنے والے غیر مسلم شہری) کو قتل کردے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائے گا' اگرچہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔"

اس لئے غیر مسلموں کی مطلق دشمنی کے متعلق مغربی ذرائع ابلاغ کا شور شرابہ محض جھوٹ اور شرارت پر مبنی ہے۔ اسلام خود بھی امن چاہتا ہے اور سارے عالم کو بھی گہوارۂ امن بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

اسلامی جہاد کا مطلب:

ساتھ میں اسلام اپنا ایک وقار اور عزت بھی رکھتا ہے' وہ اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ ان کی سب سے بڑی عزت اسلام سے وابستہ ہے' لہٰذا اگر کوئی دشمن اسلام پر حملہ آور ہو اور مسلمانوں کو مٹانے پر تل جائے جیسا کہ آج کل کے عالمی فرعونوں کا حال ہے تو پھر امن کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ایسی طاقتوں کی چیرہ دستیوں سے اسلام اور اہل عالم کو بچانے کے لئے اور دنیا میں مظلوموں کے حقوق کی بازیابی کے لئے جو بھی اقدام عالمی منشور کے اعتبار سے ممکن ہو اس کو بروئے کار لانے میں دریغ نہ کیا جائے۔ ظالم کے مقابلہ میں مظلوموں کی طرف سے دفاع کرنا اسلام کی نظر میں عین عبادت ہے۔ اسی کو اسلام کی اصطلاح میں "جہاد" کہا جاتا ہے' جسے آج مغربیت زدہ افراد نے ظلم کے مترادف قرار دے کر بدنام کردیا ہے۔ اس لئے یاد رہے کہ ظلم کرنا جہاد نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کے لئے جدوجہد کرنے کا نام جہاد ہے۔ اب یہ جدوجہد کبھی پیشگی خطرات کو مٹانے کے لئے کی جاتی ہے' اسے "اقدامی جہاد" کہتے ہیں اور کبھی خطرہ کے وجود میں آنے کے بعد کی جاتی ہے' اسے "دفاعی جہاد" کا نام دیتے ہیں اور ان دونوں طرح کی کوششوں کا مقصد صرف اور صرف دنیا میں امن کا قیام اور فتنہ و فساد کا خاتمہ ہے' پھر اس جدوجہد کو باقاعدہ انجام دینے کے لئے بھی شرعی ضابطے مقرر ہیں' ان ضوابط کے دائرے میں رہ کر جو جدوجہد کی جائے گی وہی جہاد کہلائے گی' محض جوش و خروش اور خونریزی کو ہرگز جہاد کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

ظالم کے مقابلہ میں مظلوموں کی طرف سے دفاع کرنا اسلام کی نظر میں عین عبادت ہے' اسی کو اسلام کی اصطلاح میں "جہاد" کہا جاتا ہے' جسے آج مغربیت زدہ افراد نے ظلم کے مترادف قرار دے کر بدنام کردیا ہے' اس لئے یاد رہے کہ ظلم کرنا جہاد نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کے لئے جدوجہد کرنے کا نام جہاد ہے

جنگی حالات میں انسانیت نوازی کا مظاہرہ:

اسلام کی انسانیت نوازی کی انتہا یہ ہے کہ وہ جنگی حالات میں بھی انسانی حقوق کا مکمل خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جنگ کا دائرہ بے قصوروں تک نہ پھیلے اور مقابلہ صرف قصورواروں تک محدود رہے۔ اسلام نے دشمنوں کے ساتھ کئے گئے معاہدات کی حتی الامکان پاسداری کرنے کا سبق دیا ہے' اور پوری اسلامی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مسلمانوں نے علاقائی اور بین الاقوامی معاہدوں کو روبہ عمل لانے میں کبھی کوتاہی نہیں کی' جبکہ ان کے مد مقابل فوجوں کی تاریخ بدعہدی اور غداری کے بدنما دھبوں سے داغدار رہی ہے۔ اسلام نے ہمیشہ وسعت ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے قابو پاجانے کے باوجود دشمنوں سے انسانی ہمدردی اور رواداری کا معاملہ کیا ہے' جس کی روشن مثال فتح مکہ کا عظیم واقعہ ہے جب چشم فلک نے یہ حیرت ناک منظر دیکھا کہ محسن انسانیت' فخر دو عالم' رحمت للعالمین' حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان دشمنوں کی عام معافی کا اعلان کیا گیا جو

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کل تک آپؐ کے جانی دشمن تھے' حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو فتح مکہ سے قبل مسلمانوں کے خلاف کئی جنگوں کی قیادت کر چکے تھے' انہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تو آپؐ نے ان کی دلداری کرتے ہوئے اعلان کیا:

''جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جائے وہ امن میں ہے' جو ہتھیار ڈال دے اس کی معافی ہے' اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا وہ بھی محفوظ رہے گا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ اوّلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو جائے وہ پناہ میں ہے'' مگر ابوسفیانؓ نے کہا کہ: ''میرے گھر میں آخر کتنے لوگ آ پائیں گے؟'' تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''جو کعبہ میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں ہے۔'' پھر ابوسفیانؓ نے کہا کہ: ''کعبہ میں کتنے لوگ آسکیں گے؟'' تو آپؐ نے اعلان کیا کہ: ''جو شخص مسجد حرام میں چلا جائے وہ بھی امن میں ہے۔'' ابوسفیانؓ نے اس کو بھی کم سمجھا تو آپؐ نے آخری اعلان یہ فرمایا کہ: ''جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے وہ بھی امان میں ہے۔'' یہ سن کر ابوسفیانؓ نے اطمینان کا اظہار کیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۶۸۶)

نیز سیرت کی کتابوں میں یہ صراحت بھی ملتی ہے کہ فتح مکہ سے ایک روز قبل جب حضرت ابوسفیانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے حضرت عباسؓ کی پناہ میں اسلامی لشکر میں آئے تھے تو دوران گفتگو انصار مدینہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ نے ان سے یہ جملہ کہہ دیا تھا کہ آج ''یوم الملحمہ'' (گوشت کاٹنے کا دن) ہے' آج کعبہ کی عزت تار تار ہو جائے گی یعنی اہل مکہ سے بھرپور انتقام لیا جائے گا۔ حضرت ابوسفیانؓ نے یہ جملہ شکایتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر نقل کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہؓ کے قول کی تردید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ:

''آج تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج کے دن کعبہ کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔''

پھر آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کو انصار کی فوج کی امارت سے معزول فرما دیا اور فوج کی سب ٹکڑیوں کو حکم دیا کہ اس وقت تک کوئی شخص کسی پر ہتھیار نہ اٹھائے جب تک کہ اس پر مقابل کی طرف سے حملہ نہ کر دیا جائے۔ (السنن الکبریٰ بیہقی جلد ۹ صفحہ ۲۰۳)

بعد ازاں جب آپ مکہ معظمہ میں فروکش ہوئے تو آپؐ نے بیت اللہ شریف کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ایک عظیم خطبہ ارشاد فرمایا' اوّلاً آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی' پھر اعلان کیا کہ جاہلیت کی تمام رسمیں ختم کی جاتی ہیں اور پرانے تمام جانی و مالی تنازعات (جو مکہ میں عام تھے) آج سے فراموش کئے جاتے ہیں' پھر آپؐ قریش سے اس طرح مخاطب ہوئے:

''اے خانوادۂ قریش! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے تمہارے جاہلیت کا غرور اور آباؤ اجداد پر ایک دوسرے سے برتری کا سلسلہ مٹا دیا ہے۔ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے' پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے:) ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی حضرت آدم و حوا علیہما السلام) سے پیدا کیا ہے' اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔''

پھر آپؐ نے فرمایا کہ: ''اے خاندان قریش! تم کیا سمجھتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کروں گا؟'' سب حاضرین نے کہا کہ ہمیں آپ سے بھلائی کی امید ہے' آپ کریم ابن الکریم ہیں' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

''جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

(الروض الانف جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)

یہ ہے پیغمبر انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ! جس کی مثال پیش کرنے سے دنیائے انسانیت عاجز ہے' اسی عظیم انسانی برتاؤ کی تعلیم اسلام اپنے ماننے والوں کو دیتا ہے۔

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت:

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جنگی جنون میں انسان اتنا مدہوش نہ ہو جائے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے اسے اندھا دھند جارحیت کا نشانہ بناتا چلا جائے' بلکہ جنگ کی حالت میں بھی اس بات کا ہوش رکھنا لازم ہے کہ مقابلہ میں کون سامنے ہے؟ جو لوگ مقابلہ میں نہ ہوں یا کمزور اور بے قصور ہوں جیسے عورتیں' بچے' بوڑھے اور دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہو کر یکسوئی کے ساتھ عبادت کرنے والے لوگ تو ان سے کچھ تعرض نہ کیا جائے۔ ایسے بے قصوروں کو بلاوجہ قتل کر دینا

اسلام میں سنگین جرم ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کسی غزوہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ عورت کی لاش دیکھی جسے قتل کر دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۶)

اور ایک روایت میں ہے کہ خلیفۂ اول امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک جہادی لشکر کو روانہ کرتے وقت اس کے سپہ سالار کو دس ہدایتیں ارشاد فرمائیں:

(۱) کسی بچہ کو قتل مت کرنا' (۲) کسی عورت پر ہاتھ مت اٹھانا' (۳) کسی ضعیف بوڑھے کو مت مارنا' (۴) کوئی پھل دار درخت مت کاٹنا' (۵) کسی بکری اور اونٹنی وغیرہ کو خواہ مخواہ ذبح مت کرنا ہاں اگر کھانے کی ضرورت ہو تو حرج نہیں' (۶) کسی باغ کو نہ جلانا' (۷) کسی باغیچہ میں پانی چھوڑ کر اسے تباہ مت کرنا' (۸) بزدلی مت کرنا' (۹) غنیمت کے مال میں خیانت مت کرنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۷)

نیز حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ کرتے وقت یہ تاکید فرماتے تھے کہ جو راہب اپنی کٹیوں (اور آشرموں) میں عبادت میں مشغول ہیں ان کو قتل مت کرنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۸)

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ اسلام کسی بھی مرحلہ پر بے قصوروں کے ساتھ زیادتی کو پسند نہیں کرتا' اور اس بارے میں اسلامی تعلیمات فطری طور پر انسانیت کی بقا اور تحفظ کی ضمانت ہیں۔

اس کے برخلاف آج پوری دنیا کا حال یہ ہے کہ کسی بھی جنگ کا دائرہ صرف قصورواروں تک محدود نہیں رہتا بلکہ مہلک ترین انسانیت کش ہتھیاروں کے ذریعہ قصوروار تو کم ہلاک ہوتے ہیں بے چارے بے قصور عوام زیادہ نشانہ پر آتے ہیں۔ آج جو طاقتیں اپنے آپ کو انسانی حقوق کا تن تنہا ٹھیکیدار کہہ کر اسلام کو بدنام کرنے میں مشغول ہیں ان کی پوری تاریخ لاکھوں بے قصور اور بے سہارا انسانوں کے خون میں لت پت ہے' یہ لوگ انسانی حقوق کے بدترین اور خونخوار قاتل ہیں' معلوم ہوتا ہے کہ ان کے منہ کو انسانی خون کا ذائقہ لگ چکا ہے۔ جاپان کے دو شہروں (ہیروشیما اور ناگاساکی) پر ایٹم بم گرانے سے جو تباہی ہوئی اس میں کئی لاکھ افراد چند لمحوں میں لقمۂ اجل بن گئے۔ پھر مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی دہشت گردی (جس کی پشت پناہی پوری مغربی دنیا کر رہی ہے) جس نے ہزار ہا ہزار عربوں اور فلسطینیوں کو تہہ تیغ کر دیا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی برابر جاری ہے۔ نیز عراق پر بین الاقوامی پابندیاں جس کے نتیجہ میں ایک رپورٹ کے مطابق ۱۶ لاکھ عراقی بچے موت کی آغوش میں پہنچ چکے ہیں' اور چیچنیا' کوسوو' الجزائر' اور نائیجیریا وغیرہ میں خانہ جنگی کے رستے ہوئے ناسور' جن میں مغربی طاقتیں بلاواسطہ یا بالواسطہ ملوث ہیں' اور اس سے قبل برطانوی سامراج کے مظالم کی المناک اور کرب ناک داستانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ اسلام کو الزام دینے والی طاقتیں خود انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں' انہیں انسانیت عزیز نہیں بلکہ صرف اور صرف اپنے مفادات عزیز ہیں۔ ان کی انسانیت کشی کے دھبوں سے آج پوری انسانیت داغدار ہے' اور ہر منصف مزاج انسان آج ان کی حرکتوں سے نالاں اور متنفر ہے' اور مظلوموں کی آہیں ان کا تعاقب کر رہی ہیں۔

آج جو طاقتیں اپنے آپ کو انسانی حقوق کا تن تنہا ٹھیکیدار کہہ کر اسلام کو بدنام کرنے میں مشغول ہیں ان کی پوری تاریخ لاکھوں بے قصور اور بے سہارا انسانوں کے خون میں لت پت ہے' یہ لوگ انسانی حقوق کے بدترین اور خونخوار قاتل ہیں' معلوم ہوتا ہے کہ ان کے منہ کو انسانی خون کا ذائقہ لگ چکا ہے

مثلہ کرنے اور آگ میں جلانے کی ممانعت:

ہر انسان کے اعضاء اسلام کی نظر میں قابل احترام ہیں' لہٰذا کسی عضوِ انسانی کا بگاڑنا زندگی میں یا مرنے کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ اسلام اس معاملہ میں مسلم یا غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں کرتا۔ شریعت اسلامی میں مثلہ (اعضاء کا بگاڑنا) قطعاً ممنوع ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۳۶۲)

اسی طرح کسی قیدی یا مجرم کو آگ میں زندہ جلانا بھی شرعاً منع ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ میں (لوگوں کو) اللہ کا (مخصوص آگ کا) عذاب دوں، بلکہ مجھے تو (دشمنوں کی) گردن اڑانے اور انہیں قید کرنے کا حکم دے کر بھیجا گیا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۹)

یہ ہے اسلام میں انسانی حقوق کا چارٹر! کہ کسی بدترین دشمن کے ساتھ بھی غیر انسانی سلوک کی اسلام میں اجازت نہیں۔

اب ذرا دوسری طرف نظر ڈالئے۔ اسلام کو بدنام کرنے والی طاقتیں جو ہر وقت انسانی حقوق کی مالا جپتے نہیں تھکتیں، آج انہوں نے مہلک ترین اور خوفناک انسانیت کش ہتھیاروں سے دنیا کو بھر دیا ہے، آج تمام بڑی طاقتیں زمین کے بڑے حصہ پر ہولناک تباہی مچانے والے ہتھیاروں سے نہ صرف لیس ہیں، بلکہ یہ ہتھیار اپنے مفادات کے لئے نہایت بے رحمی سے استعمال بھی کررہی ہیں۔ ابھی دہشت گردی کے خاتمہ کی نام نہاد حالیہ جنگ میں انہی امن کے نام نہاد علمبرداروں نے مل کر ہزارہا ہزار ٹن بموں کی بارش برسائی جس نے آبادیوں کی آبادیاں تہس نہس کرڈالیں، نشانہ لگا لگا کر بے قصور افراد کو زندہ جلا ڈالا، آج ان علاقوں کے جنگلوں، کوہستانوں، وادیوں اور آبادیوں میں انسانی اعضاء کے چیتھڑے بکھرے پڑے ہیں، کتنی لاشوں کو وہاں گوروکفن نصیب نہیں ہوا، کتنے غار وہاں وحشیانہ بمباری سے زندہ انسانوں کے مدفن بن گئے۔ آج دنیا کا وہ غریب ترین ملک (جس میں یہ ظلم وستم ڈھایا گیا) یتیموں اور بیواؤں کی آہوں اور سسکیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، گھر گھر میں ماتم ہے، آنسوؤں کا ایک سیلاب ہے جو تھمنے میں نہیں آرہا ہے مگر آج مغربی طاقتوں کا "خوفناک عفریت" ان بے قصوروں کی لاشوں پر فتح کا جشن منا رہا ہے اور ساری دنیا خاموشی سے اس کا تماشہ دیکھ رہی ہے۔ یہ نسل کشی اور انسانیت کی پامالی نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ظالم اور ملعون طاقتیں آخر کس زبان سے انسانی حقوق کا نام لیتی ہیں؟ ان کے لئے تو انسانیت کا نام لینا بھی باعث شرم و عار ہے۔ یہ انسانیت کے برملا قتل عام کے بین الاقوامی مجرم ہیں، جو اپنا جرم چھپانے کے لئے اسلام جیسے مقدس اور امن و آشتی کے علمبردار مذہب کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا:

مگر یہ یاد رکھیں کہ اسلام اور اس کی تعلیمات ہمیشہ سے روشن ہیں اور روشن رہیں گی، اور دنیا میں جب بھی کسی کو سکون کی تلاش ہوگی اور عالمی فتنہ وفساد سے گھبرا کر امن و امان کی فضا میں سانس لینے کی ہوک اٹھے گی تو اسے صرف اور صرف اسلام ہی کا دامن ایسا نظر آئے گا جہاں مظلوموں کو انصاف ملے گا، اور سکون سے محروم لوگوں کو قلبی سکون میسر آئے گا، اس لئے کہ اس کرۂ ارض پر اسلام سے زیادہ انسانیت نواز اور انسانی حقوق کا ضامن نہ کوئی مذہب ہے اور نہ کسی نظریہ میں اتنی جامعیت ہے جو ساری دنیا کی انسانی ضرورتوں کی تکمیل کرسکے۔ یہ وہ فطری مذہب ہے جسے خالق کائنات نے اپنی عظیم حکمت اور وسیع الشان علم کا مظہر بنا کر اپنے بندوں کے سامنے پیش کیا ہے، لہٰذا اس سے بہتر اور اس سے برتر نہ کوئی مذہب ہے اور نہ ہوسکتا ہے، اور اس سے بغض رکھنے والے خواہ اس پر کتنی ہی کیچڑ اچھالیں، اس کی تابناکی میں نہ کوئی فرق آیا ہے اور نہ آسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اعلان فرمایا ہے:

"چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے (پھونک مار کر) اور اللہ تعالیٰ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی، گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔"

بے شک اللہ کا فرمان برحق ہے اور ان شاء اللہ دیر سویر دنیا پر دین حق غالب ہوکر رہے گا، اور اس کے مخالف ذلیل و رسوا ہوکر تاریخ کا عبرتناک باب بن جائیں گے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

اسلام کو بدنام کرنے والی طاقتیں جو ہر وقت انسانی حقوق کی مالا جپتے نہیں تھکتیں، آج انہوں نے مہلک ترین اور خوفناک انسانیت کش ہتھیاروں سے دنیا کو بھر دیا ہے

ختم نبوۃ

مرزا قادیانی اور توہین قرآن

اس مختصر مضمون میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں سے قرآن مجید کی تحریف اور توہین کے چند حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں جن سے آپ بخوبی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرزائی قرآن مجید کے بارے میں کیا نظریات رکھتے ہیں۔ (ادارہ)

مرسل: مولانا منظور احمد الحسینی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقائد میں ردو بدل کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی بعض آیات میں تحریف کرنے کا ''کافرانہ فعل'' بھی سرانجام دیا ہے جیسا کہ خود اس نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' کے صفحے ۱۳۸٬۱۳۷ پر لکھا ہے:

''ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن پاک خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو'اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

مرزا قادیانی کے اس فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزائی حضرات اور ہمارے مسلمان بھائی بھی آگے آنے والے حوالہ جات کو پڑھ کر دیانتداری سے فیصلہ کریں کہ کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہے؟ اور کیا بقول خود مرزا قادیانی جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر نہیں ہے؟

تحریف نمبرا:...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۳۰ پر قرآن کریم کی ایک آیت یوں لکھی کہ:

''الم یعلموا انه من یحادد الله و رسوله یدخله ناراً خالداً فیها ذالک الخزی العظیم''

جبکہ اس اصل آیت میں یدخله ناراً کی جگہ فان له نار جهنم ہے۔

تحریف نمبر۲:...... اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۴ پر ایک اور آیت یوں تحریر کی ہے:

''یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام''

حالانکہ یہ آیت کریمہ قرآن مجید میں اس طرح ہے:

''هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام''

پہلے پانچ الفاظ کو سرے سے حذف کر کے اپنے پاس سے تین الفاظ لگادیئے۔

تحریف نمبر۳:...... ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

''وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطن فی امنیته''

حالانکہ قرآن کریم میں یہ آیت اس طرح ہے:

''وما ارسلنا من قبل من رسول ولا نبی ......الخ''

ختم نبوۃ

اس آیت مبارکہ سے ''من قبلک'' کا لفظ حذف کر دیا کیونکہ اس لفظ سے ختم نبوت کی دلیل ملتی ہے۔

قرآنی آیات کا اپنی طرف انتساب:

قرآن مجید میں جو آیات مبارکہ حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہیں' ان میں سے کئی آیات کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے متعلق ظاہر کیا ہے' ان میں سے مثال کے طور پر دو حوالے درج کئے جاتے ہیں:

ا:......اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے' اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ:

''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ''

(اعجاز احمدی ص ۷)

۲:...... ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین'' (اور ہم نے تجھے دنیا پر رحمت کے لئے بھیجا ہے)۔''

اس آیت کو بھی مرزا قادیانی نے اپنے لئے قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کی توہین:

ا:...... مرزا قادیانی نے بار بار یہ دعویٰ کر کے قرآن مجید کی شان کو گھٹانے اور اس کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے کہ میرے الہامات قرآن مجید کے برابر ہیں۔ نمونہ کے لئے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام سمجھتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۱۱)

حالانکہ مرزا قادیانی کے الہامات اتنے مبہم' فضول اور واہیات ہیں کہ انہیں ایک عقلمند انسان کا کلام بھی نہیں کہا جا سکتا۔

۲:...... اس کے ساتھ ساتھ کھلے لفظوں میں قرآن کو سخت زبان قرآن قرار دیتے ہوئے ان الفاظ میں اس کی توہین کا ارتکاب کیا ہے:

''قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ غبی اور نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔''

(ازالہ اوہام تختی خورد ص ۱۱ تختی کلاں ص ۲۵)

قرآن میں قادیان کا نام ہونے کا دعویٰ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' مطبوعہ ۱۳۰۸ھ کے صفحہ ۹۲۵ پر قادیان کا اعزاز ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے:

''ایک روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ: ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' تو میں نے سن کر بڑا تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کے دائیں صفحہ شاید قریب نصف کے موقع پر ہی یہ الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے' تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے' اور میں نے کہا: ''تین شہروں کا نام بڑے اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: ''مکہ' مدینہ اور قادیان۔''

اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ قرآن مجید کے بارے میں ان تحریرات کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اندھے مقلدین یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ مسلمان ہیں؟ (لعنت اللہ علی الکذبین)۔

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوّت

غیر مسلم قوتیں قادیانیوں کی سرپرستی کر کے پاکستان میں یہودی اداروں کا تسلط قائم کرنا چاہتی ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ

چیچہ وطنی (رپورٹ: حبیب اللہ چیمہ) جمعیت علمأ اسلام پنجاب کے امیر مولانا محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ دینی مدارس کے خلاف کارروائیوں سے ملکی نظام درہم برہم ہوجائے گا اور حالات کنٹرول سے باہر ہوجائیں گے' وہ گزشتہ روز جمعیت علمأ اسلام کے رہنماؤں حافظ حبیب اللہ چیمہ اور شیخ تنویر احمد پر مشتمل جمعیت کے دو رکنی وفد سے اپنی رہائش گاہ پر گفتگو کررہے تھے' جمعیت کا وفد خانقاہ سراجیہ کندیاں کے دورہ سے واپسی پر بھکر پہنچا اور اس نے مولانا محمد عبداللہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر مولانا محمد عبداللہ نے کہا کہ موجودہ حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ دینی مدارس کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے' کیونکہ اسلام دشمن قوتوں کو اس بات کا یقین ہوچکا ہے کہ جب تک دینی مدارس کا وجود قائم ہے' اس وقت تک ان کی پالیسیاں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر مسلم قوتیں قادیانیوں کی سرپرستی کرکے پاکستان میں یہودی اداروں کا تسلط قائم کرنا چاہتی ہیں اور اس کے لئے انتظامیہ میں موجود کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ ایسے حالات میں جمعیت علمأ اسلام دوسری دینی جماعتوں کے تعاون سے ایسی تمام اسلام و ملک دشمن کارروائیوں کی بیخ کنی کے لئے موثر کردار ادا کرے گی۔ اس موقع پر مسلم ووٹر لسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کے اخراج سمیت کئی اہم مسائل پر مولانا محمد عبداللہ نے وفد کے ساتھ اہم مشاورت بھی کی۔

غیر مسلموں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ امت مسلمہ کے مذہبی جذبات پر براہ راست حملہ ہے

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ امت مسلمہ کے مذہبی جذبات پر براہ راست حملہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد بلاک نمبر ۱ میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا' اس موقع پر قاری زاہد اقبال' حاجی محمد ایوب' مولانا محمد یار عابد کے علاوہ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما حافظ حبیب اللہ چیمہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کی نجکاری سے کئی مسلم اساتذہ بے روزگار اور ہزاروں طلبأ تعلیم کے زیور سے محروم ہوجائیں گے' جس سے ملک میں شرح ناخواندگی میں تعاون کے مترادف ہے' جس سے فتنۂ قادیانی بلاخوف وخطر اپنی ارتدادی جڑیں مضبوط کرنے میں کامیاب ہوگا اور امت مسلمہ کو ازسرنو تحریک ختم نبوت کو فعال کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کی نجکاری کا مسئلہ کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانیوں کا پیدا کردہ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مذکورہ فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو پھر ہم مذہبی وسیاسی جماعتوں اور اساتذہ وطلبأ کرام کے ساتھ مل کر تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے' جس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں پر عائد ہوگی۔ انہوں نے اپنے بیان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کو پاکستان میں اراضی لیز پر دینے کے فیصلہ کی پرزور مذمت کی۔

مرزائی باپ بیٹا نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا

چناب نگر (رپورٹ: غلام مصطفیٰ) مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں گزشتہ دنوں جمعۃ المبارک کے موقع پر مہر خان اور اس کے بیٹے منظور احمد نے مرزائیت سے تائب ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر دونوں نومسلموں نے کہا کہ مرزائیت جھوٹ' دجل' فراڈ اور دھوکے بازی کے نام ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے دونوں نومسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مبارک باد دی۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا اور

ختم نبوۃ

مولانا غلام مصطفیٰ بھی موجود تھے۔ اس واقعہ سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمان ان دونوں نومسلموں کو گلے لگا کر مبارک باد دیتے رہے' اس موقع پر دونوں نومسلموں کے لئے استقامت اور قادیانیوں کی ہدایت کے لئے دعا کی گئی۔

قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کے فیصلہ پر تشویش کا اظہار

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کے فیصلہ پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر اجلاس کو بتایا گیا کہ اس فیصلہ سے مسلمان اساتذہ' طلباء اور مذہبی حلقوں میں زبردست اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے' اس اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر کے تعلیمی ادارے اگر قادیانیوں کو واپس کئے گئے تو اس سے ملک میں بدامنی پھیلے گی۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان طلباء ان اداروں میں زیر تعلیم ہیں' اگر قادیانیوں کو یہ ادارے واپس مل گئے تو مسلمان طلباء تعلیم کے سلسلہ میں در در پریشان ہوں گے' جبکہ ان اداروں میں تعلیم جاری رکھنے کی صورت میں انہیں مرزائیت قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ جیسا کہ ۱۹۷۴ء سے پہلے مسلمانوں کو قادیانی ہونے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ چناب نگر میں قادیانیوں کے ایک درجن سے زائد پرائیویٹ تعلیمی ادارے پہلے ہی موجود ہیں' جس میں انہوں نے لوٹ مار کر بازار گرم کر رکھا ہے۔ ان اداروں میں زیر تعلیم طلباء کو خصوصی طور پر مرزائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس چناب نگر میں مسلمانوں کا ایک بھی تعلیمی ادارہ موجود نہیں ہے۔ اگر یہ سرکاری تعلیمی ادارے بھی قادیانیوں کی واپس کردیئے گئے تو شہر میں مسلمان طلباء کی تعلیم کے حوالے سے ایک سنگین مسئلہ کھڑا ہو جائے گا' جو حکومت اور قادیانیوں کے کسی طور قابو میں نہیں آئے گا۔ ان سرکاری تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کی مساجد بھی موجود ہیں جو ان اداروں کی واپسی کی صورت میں خود بخود قادیانیوں کے کنٹرول میں چلی جائیں گی۔ اور اس سے مسئلہ مزید سنگین ہو کر ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کر جائے گا۔ لہذا حکومت ایسے اقدام سے باز رہے اور چناب نگر کے تعلیمی اداروں کی واپسی کا نوٹیفکیشن فوری طور پر منسوخ کرے۔

اس اجلاس کی صدارت مولانا عبدالرب تونسوی نے کی۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالوارث' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا مسعود احمد سروری' جمعیت اہل حدیث کے قاری محمد ایوب' مہر محمد طارق' مجلس احرار اسلام کے مولانا محمد مغیرہ' مولانا خان عابد حسین' جماعت اسلامی کے ڈاکٹر شاہد احمد' مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا قاری محمد یامین گوہر' مولانا اللہ یار' مولانا محمد اقبال' مولانا سیف اللہ خالد' مولانا محمد یعقوب برہانی' قاری غلام علی کے علاوہ دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کی غرض وغایت اور ایجنڈا مولانا غلام مصطفیٰ نے پڑھ کر سنایا' جس کے بعد تمام حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ تحصیل چنیوٹ' چناب نگر' لالیاں اور بھوانہ میں علماء کرام یوم احتجاج منائیں اور قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ چناب نگر کے تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس نہ کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں جلد ہی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جانب سے چناب نگر میں ایک اجلاس منعقد ہوگا' جس میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

تعلیمی اداروں کی نجکاری ہزاروں اساتذہ اور لاکھوں طلبہ کا معاشی اور تعلیمی قتل عام ہے' یہ فیصلہ واپس لیا جائے

لاہور (نمائندہ خصوصی) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ربوہ سمیت ملک بھر کے تعلیمی اداروں کی نجکاری کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقع پر علمائے کرام نے تعلیمی اداروں کی نجکاری کو ہزاروں اساتذہ کرام کا معاشی اور لاکھوں زیر تعلیم بچوں کا تعلیمی قتل عام قرار دیتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ میں چھپے ہوئے یہودی اور قادیانی غلط پالیسیوں کی بنا پر انتظامیہ اور علمائے کرام' تعلیمی اداروں کے اساتذہ' بچوں کے والدین اور تعلیمی اداروں کے طلبہ کے درمیان تصادم کی پالیسی بنارہے ہیں۔ علمائے کرام نے حکومت اور محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا کہ وہ نجکاری کے فیصلہ کو واپس لے کر اساتذہ اور طلبہ میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کرے۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروق اعظم میں میاں حفیظ احمد کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس سے مولانا عزیز الرحمٰن' مولانا محبوب الحسن' قاری محمد اقبال' حامد بلوچ اور دیگر نے خطاب

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کیا۔ اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن نے کہا کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی شخص یا کسی جماعت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے' ایک ارب سے زائد مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کو ٹھکرادیا ہے۔ تمام اسلامی ممالک کی عدالتوں اور حکومتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ قادیانی جماعت نے برصغیر کی آزادی کی تحریک اور جہاد جیسے اہم فریضہ کو حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کی آزادی کی جدوجہد کو ناکام بنایا جائے۔ مولانا نے کہا کہ قادیانیت' اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے اور قادیانی سامراجیوں کا تیار کردہ ایک ایسا گروہ ہے جس کا مقصد اولین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔ مولانا نے تعلیمی اداروں کی ڈی نیشلائزیشن کے حکومتی فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس فیصلے کے بارے میں آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور وخوض کرنے کے لئے ۱۸ جولائی کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس طلب کرلیا ہے۔

ٹنڈو باگو ضلع سے ۲۷۸ قادیانی ووٹ مسلم فہرست سے خارج کردیے گئے

گولارچی (نمائندہ خصوصی) ضلع بدین کے علاقہ گولارچی ضلع بدین شہر اور ٹنڈو باگو ضلع سے ۲۷۸ قادیانی ووٹ مسلم فہرست سے خارج کردیے گئے۔ تفصیلات کے مطابق حلف نامہ خانہ نوٹیفکیشن جاری ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے اس سلسلہ میں دن رات ایک کردیے اور ضلع بدین کے الیکشن آفس سے ووٹر لسٹ فوٹو اسٹیٹ کرا کر ان کے فائلوں سے قادیانیوں کے نام نکالے ہیں اس سلسلے میں مولانا محمد علی صدیقی کے ساتھ تعاون جمعیت علماء اسلام ضلع بدین کے بزرگ راہنما مولانا عبدالستار چاوڑا' حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی' محمد اکرم بٹ محمد طارق محمود اور زاہد انجم نے بھرپور انداز میں کیا۔ ۲۹/ جون کو ٹنڈو باگو اور بدین کی عدالتوں سے قادیانیوں کے ووٹوں پر درخواست جمع کرائی' ان سے گولارچی شہر اور چک نمبر ۵ کھوسکی' ٹنڈو باگو' گوٹھ خدا آباد اور بدین شہر شامل ہے۔ وقت کی کمی کے باوجود ٹنڈو غلام علی کے علاقہ کے قادیانیوں پر اعتراضات داخل نہ کرتے۔ تو ان تینوں عدالتوں نے سمن کے ذریعہ عدالتوں میں طلب کیا ٹنڈو باگو کی عدالت میں تو چند قادیانی آئے' لیکن بدین اور گولارچی کے قادیانیوں نے سمن تک تعمیل نہ کئے' جس پر سول جج صاحب نے قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان کو دوبارہ سمن جاری کئے لیکن پھر بھی قادیانی نہیں آئے' تو اس پر ۱۲/ جولائی کو سول جج صاحبان نے ان کے ووٹ مسلم فہرست سے نکال کر الگ کرنے کا حکم جاری کردیا اور فیصلہ کی کاپی مقامی الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن آفس روانہ کردی۔

بائیس سو قادیانیوں کے نام مسلم ووٹر لسٹ سے خارج کردیے گئے

کنری (نمائندہ خصوصی) کنری تعلقہ سے تقریباً بائیس سو ووٹ قادیانیوں کے مسلم فہرست سے خارج تفصیلات کے مطابق حلف نامہ کا نوٹیفکیشن جاری ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی الیکشن آفس میرپور خاص گئے اور کنری تعلقہ کی ووٹر لسٹ نکلوائی اور کنری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے میاں عبدالواحد اور ماسٹر عبدالستار کے حوالہ کی اور ناہلی کی فہرست مجلس تحفظ ختم نبوت ناہلی کے حافظ منیر احمد کے حوالہ کی۔ ان دوستوں نے دن رات ایک کرکے قادیانیوں کے ووٹوں پر نشانات لگائے اور ۲۷/ جون کو سول جج کنری عمرکوٹ کی عدالت میں کیس درج کردیا۔ عدالت نے قادیانیوں کو سمن جاری کئے جب سمن قادیانیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس کی تعمیل کرنے سے انکار کردیا اور اس کے ساتھ بیلف کو دھمکیاں دیں۔ عدالت نے ان قادیانیوں کو مختلف اوقات میں قانونی تقاضے پورے کرتے ہو سمن جاری کئے اور اس کے بعد ۱۲/ جولائی کو قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے۔ ان کے ووٹ مسلمانوں کی فہرست سے الگ کرکے فیصلے کی کاپی مقامی الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن آفس روانہ کردی۔ کنری کے علاقہ میں کام کرنے میں جناب میاں عبدالواحد' ماسٹر عبدالرشید' حافظ شبیر احمد نے دوستوں کو سرگرم رکھا' اور مسلمان دوستوں نے اس میں بھرپور کام کیا۔

جھڈو میں قادیانیوں کے ۱۵۹ ووٹوں کی مسلم فہرست سے علیحدگی

جھڈو (نمائندہ خصوصی) ضلع ڈگری کے قادیانیوں ۱۵۹ ووٹ مسلمان فہرست سے الگ کردیے گئے۔ تفصیلات کے مطابق ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کا نوٹیفکیشن جاری ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی الیکشن آفس میرپور خاص پہنچے اور وہاں سے ضلع ڈگری کے علاقہ نصرت آباد' نوکوٹ' جھڈو' نفیس نگر کے قادیانیوں کی فہرست حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس علاقہ کی فہرست موصول نہ ہوسکی اس وجہ سے مولانا محمد علی صدیقی نے نصرت آباد' نفیس نگر' نوکوٹ اور

جھڈو کے قادیانیوں کے نام سول جج تعلق ڈگری، میرپور خاص کے نام جناب منور علی راجپوت کے نام سے ایک درخواست ارسال کردی، جس پر سول جج صاحب نے ان قادیانیوں کے نام سمن جاری کیے لیکن قادیانیوں نے ان سمنوں کی تعمیل نہیں کی، اس پر سول جج نے مقامی الیکشن کمیشن کو لکھا کہ میں ان ناموں کو مسلم فہرست سے خارج کر رہا ہوں، آپ فہرستوں سے ان کے نام دیکھ کر ان کو الگ کردیں۔

مولانا محمد علی صدیقی کا دورہ ضلع بدین اور میرپور خاص

کنری (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے قادیانیوں کے ووٹ مسلم فہرست سے الگ کرانے کے بعد ماتلی، ٹنڈو غلام علی، ڈگری، جھڈو، کنری اور میرپور خاص کا تفصیلی دورہ کیا اور مختلف اجتماعات سے عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان سے بیان کیا، اور اس سلسلہ میں تین دن کے لئے کنری بھی تشریف لائے۔ مسجد بخاری، مکہ مسجد، مدینہ مسجد میں مولانا کے خطبات ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ماسٹر عبدالواحد، محمد حنیف مغل، ماسٹر عبدالرشید، عبداللطیف مغل، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا ضیاء الرحمن، حافظ شوکت سے جماعتی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

بھکر میں قادیانی ووٹوں کے نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کردیے گئے

بھکر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنماؤں نے ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کے جن ۷۰ ووٹوں کو چیلنج کیا تھا، قادیانی ووٹروں کے عدالت میں پیش نہ ہونے کی وجہ سے وہ ووٹ مسلمانوں کی فہرست سے خارج کردیے گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر نے اس شاندار کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ختم نبوت اور تاجدار ختم نبوت سے محبت رکھنے والوں کی فتح ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے گا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، آج کل قادیانیوں کی سرگرمیاں اور ریشہ دوانیاں اپنے عروج پر ہیں۔ وقت آنے پر ختم نبوت کے جانثار اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا عبدالستار توحیدی کا دورہ کلور کوٹ

کلور کوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار توحیدی نے کلور کوٹ کے تبلیغی دورہ کے دوران جامع مسجد مبارک اور جامع مسجد فاروقیہ میں مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے قادیانیوں کے عقائد و عزائم کو واضح کیا اور مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلور کوٹ میں درس قرآن بھی دیا۔ بعدازاں مولانا عبدالستار توحیدی نے مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کے اساتذہ کرام سے ملاقات کی جن میں مولانا جمیل، مولانا محمود الحسن، مولانا مظہر حسین اور حافظ قربان علی شامل تھے۔ مولانا نے انہیں موجودہ حالات میں قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا اور انہیں عقیدۂ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی تلقین کی۔

اظہار تعزیت

ڈگری (پ ر) مولانا اکرام الحق خیری کے چچازاد بھائی محمد رفیق مرحوم گزشتہ دنوں انتقال کرگئے۔ مرحوم کا نماز ظہر کی ادائیگی کے کچھ دیر بعد انتقال ہوا۔ ان کی نماز جنازہ مولانا اکرام الحق خیری کے صاحبزادے مولانا احتشام الحق خیری نے پڑھائی اور مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس سے قبل مولانا اکرام الحق خیری کے چچا حاجی محمد بشیر آرائیں کا کڈنی سینٹر کراچی میں گردہ کے عارضہ کی وجہ سے انتقال ہوگیا تھا۔ مرحوم مدرسہ عربیہ اشاعۃ القرآن ڈگری کی انتظامی کمیٹی کے ابتدائی اراکین میں سے تھے اور مدرسہ کے خزانچی کے عہدہ پر تاحیات تعینات رہے۔ مرحوم مدرسہ کے مالی معاملات میں بھی تعاون فرمایا کرتے تھے۔ مرحوم ایک عرصہ سے علیل تھے۔ ادارہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، حضرت سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا بشیر احمد اور دیگر تمام جماعتی عہدیداران اور رفقاء کی جانب سے مولانا اکرام الحق خیری اور مولانا احتشام الحق خیری سے ہردو مرحومین کے انتقال پر تعزیت کرتا ہے اور مرحومین کے بلندیٔ درجات کے لئے قارئین ختم نبوت سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔

شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا حسین احمد مدنی

ابو یوسف محمد عبدالقیوم قریشی

شیخ العرب‘ شیخ العجم‘ پُرانوار ان کی ذات و بات
انگریز نے جب ''ایسٹ'' سے قبضہ کیا برصغیر پر
جرأت و بسالت کے پیکر اور مجسمۂ شہادت و شجاعت
اسلام کی شمشیر تھے بے نیام‘ بے حجاب
تھے مجاہد اور غازی‘ قول میں حجت تمام
رہنما تھے آزادیٔ ہند کے باوقار و باکردار
خود تھے وہ‘ اسلام کی سچی تصویر اور تعبیر
نفرت تھی ان کو ان منافقوں‘ غداروں سے
نہ جدائی تھی برداشت ان کو اپنے شیخ محمودؒ سے
اپنے شیخ محمودؒ کی راحت و آرام کے لئے
ایک دن‘ شیخ نے رمضان آنے پہ کہا
حافظ نہ تھے یاد کرتے ایک پارہ یوم صوم
اٹھارہ سال بخاری پڑھائی زیر سایہ آقائے نامدارؐ
عاجزی‘ فروتنی تھی پہ متکبریں کے لئے تلوار تھے
تھا محمد علی جوہرؒ ان کا نیاز مند ارجمند
مسلماں پہلے ہوں‘ نہیں مانتا فرنگی حکم
جوہرؒ ان کی جرأت پہ حیراں‘ مضطرب ہوگیا
نہ جھکے نہ ڈرے فرنگی کے اقتدار سے

اسم مبارک حسین احمدؒ مدنی ستودہ صفات
وقف کردی‘ ان کے خلاف‘ دشمن‘ دولت‘ اپنی ذات
نہ چھٹے نہ ہی بچھڑے محمودؒ سے تاحیات
کفار نے کھائی ان سے ہر ہر گھڑی موت و مات
ذلت اٹھائی بار بار‘ کفار نے ان کے ہاتھ
دھڑکتا تھا ان کا دل‘ دل مسلم کے ساتھ
زبان ان کی وقف تھی فرنگی سیاست کے خلاف
جو افرنگ کی آغوش میں پاتے تھے آرام و راحت
مقید رہے مالٹا میں‘ بے دلیل و بے ثبات
آبخورہ سینہ سے چمٹائے رکھتے ساری رات
کیسے ہوگا‘ رمضان کا دورانیہ اور شب برأت
رات سناتے شیخ کو بجھ جاتیں ساری حسرات
عمل ان کا یہ برائے امت‘ کفارۂ سیئات
لوٹتا تھا فرنگی پہ شب و روز کالا سانپ
جب سنا مدنی سے اس نے یہ خطاب لاجواب
تو ڈال دے‘ تو ڈھالے پورا عتاب‘ پورا عذاب
ان کے سینہ سے لگایا سر اور رویا بے حساب
بدبختوں نے انڈیلی ان کے چہرہ پہ شراب

خطیب سیاہ کار پر ان کی محبت میں فنائیت
رب کل نہ حساب لے بخش دے اس کو شتاب

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

تاریخ کا اعلان جلد
کر دیا جائے گا

سالانہ
دو روزہ
عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحادِ اُمت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611